عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۶ جولائی تا یکم اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۹

امام اعظم ابو حنیفہؒ

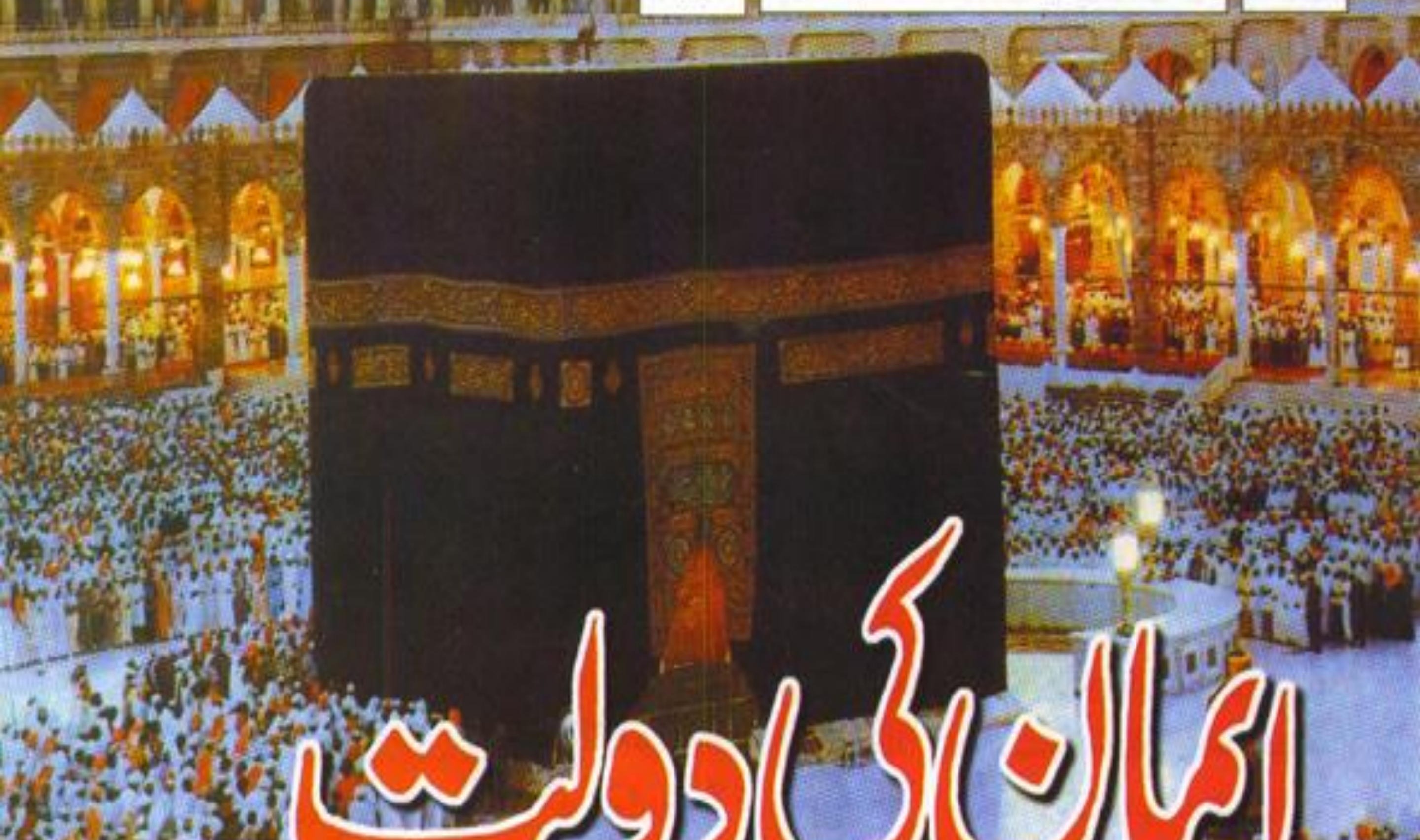

ایمان کی دولت

اصلاحِ معاشرت

اختلافات مرزا قادیانی

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانیوں کو مسجد بنانے سے جبراً روکنا:

س:...... احمدیوں کو مسجدیں بنانے سے جبراً روکا جارہا ہے، کیا یہ جبر اسلام میں آپ کے نزدیک جائز ہے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اور قرآن کریم نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ شاید جناب کے علم میں ہوگا، اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

آپ حضرات دراصل معقول بات پر بھی اعتراض فرماتے ہیں۔ دیکھئے! اس بات پر تو غور ہوسکتا تھا (اور ہوتا بھی رہا ہے) کہ آپ کی جماعت کے عقائد مسلمانوں کے سے ہیں یا نہیں؟ اور یہ کہ اسلام میں ان عقائد کی گنجائش ہے یا نہیں؟ لیکن جب یہ طے ہوگیا کہ آپ کی جماعت کے نزدیک مسلمان، مسلمان نہیں اور مسلمانوں کے نزدیک آپ کی جماعت مسلمان نہیں، تو خود انصاف فرمایئے کہ آپ مسلمانوں کو اور مسلمان آپ کو اسلامی حقوق کیسے عطا کرسکتے ہیں؟ اور از روئے عقل و انصاف کسی غیر مسلم کو اسلامی حقوق دینا ظلم ہے؟ یا اس کے برعکس نہ دینا ظلم ہے؟

میرے محترم! بحث جبر و اکراہ کی نہیں، بلکہ بحث یہ ہے کہ آپ نے جو عقائد اپنے اختیار و ارادے سے اپنائے ہیں، ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے، نہیں ہوتا تو یقیناً بے جا ہے۔ اس اصول پر تو آپ بھی اتفاق کریں گے اور آپ کو کرنا چاہئے۔

اب آپ خود ہی فرمایئے کہ آپ کے خیال میں اسلام کس چیز کا نام ہے؟ اور کن چیزوں کے انکار کردینے سے اسلام جاتا رہتا ہے......؟ اس تنقیح کے بعد آپ اصل حقیقت کو سمجھ سکیں گے جو غصہ کی وجہ سے اب نہیں سمجھ رہے۔

صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے انسان کو اعمال کی کوتاہی کی سزا:

س:...... کیا جس مسلمان نے صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھا ہو، رسالت وغیرہ پر ایمان ہو، مگر زندگی میں قصداً کئی نمازیں اور فرائض اسلام ترک کئے ہوں تو ایسا مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں جاسکے گا؟ یا ہمیشہ دوزخ کا ہی ایندھن بنا رہے گا؟

ج:...... نماز چھوڑنا اور دیگر احکام اسلام کو چھوڑنا سخت گناہ اور معصیت ہے۔ احادیث میں نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں اور ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انسان فاسق ہوجاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایسے بدعمل شخص کا عقیدہ صحیح ہو، توحید و رسالت پر قائم ہو، ضروریات دین کو مانتا ہو، وہ آخر کار جنت میں جائے گا، خواہ سزا سے پہلے یا سزا پانے کے بعد لیکن اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہو، کفر اور شرک میں مبتلا ہو یا ضروریات دین کا انکار صریح بلاتاویل کرے تو ایسے شخص کی نجات کبھی نہ ہوگی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں رہے گا، کبھی اس کو دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ملے گی۔

حواری کسے کہتے ہیں؟

س:...... ہم نے قرآن پاک میں حواریوں کا ذکر تیسرے، ساتویں اور اٹھائیسویں پارے میں پڑھا ہے، اس ضمن میں کچھ سوالات کے جوابات درکار ہیں:

۱:...... حواری کون لوگ تھے؟

۲:...... حواری کا کیا مطلب ہے؟

۳:...... حواری کو اردو میں کیا پکارا جاتا ہے؟

۴:...... حواری کے علاوہ دوسرا گروہ کون سا تھا جو کافر ٹھہرا؟

۵:...... اس کی مفصل تفصیل بیان کریں اور یہ کہ حواریوں کا خطاب کن کو ملا؟

ج:...... حواری کا لفظ ”حور“ سے ہے، جس کے معنی سفیدی کے ہیں، ان آیات میں ”حواری“ کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص احباب و اصحاب کے لئے استعمال ہوا ہے، جن کی تعداد ۱۲ تھی، حواری کا لفظ اردو میں بھی مخلص اور مددگار دوست کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ وارث سرہندی صاحب کی کتاب ”علمی لغت“ میں ہے:

”حواری: خاص، برگزیدہ، مددگار، دھوبی، حضرت عیسیٰ کا صحابی، وہ جس کا بدن بہت سفید ہو۔“

وہ کافر گروہ جس کا ذکر سورۃ الصف کی آیت ۱۴ میں ہے، اس کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تو عیسائیوں کے تین گروہ ہوگئے، ایک نے کہا کہ وہ خود ہی خدا تھے، اس لئے آسمان پر چلے گئے، دوسرے نے کہا کہ وہ خدا تو نہیں مگر خدا کے بیٹے تھے، اس لئے باپ نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلالیا، یہ دونوں گروہ کافر ہوگئے۔ تیسرا گروہ مسلمان کا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے تحت ان کو آسمان پر اٹھالیا (اور قرب قیامت میں وہ پھر نازل ہوں گے) یہ گروہ مومن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور ان کے سچے پیروکاروں کا یہی عقیدہ تھا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۶ جولائی تا یکم اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۹

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
آخری رسول اور آخری امت	6
ایمان کی دولت	11
امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ	17
اصلاح معاشرت	19
اختلافات مرزا قادیانی	20
اخبار ختم نبوت	26

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوة

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزائیت نوازی کی انتہا

سینٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) کے قادیانی چیئرمین ریاض احمد ملک کی مرزائیت نوازی کی گونج ابھی مدہم بھی نہ پڑنے پائی تھی کہ اب تازہ اطلاعات کے مطابق دو قادیانی اداروں انجمن احمدیہ اور تحریک جدید میں ' کام کرنے والے دو ہزار ملازمین کی تنخواہوں میں تین کروڑ روپے کا فراڈ کیا گیا ہے' قادیانی جماعت نے سرکاری محکموں کے بعض قادیانی افسران کی ملی بھگت سے دونوں اداروں کی رجسٹریشن یہ کہہ کر منسوخ کرائی تھی کہ قادیانی ملازمین' جن کی تعداد انجمن احمدیہ میں تیرہ سو اور تحریک جدید میں سات سو ہے' رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرتے ہیں جبکہ درحقیقت یہ سب کچھ صرف ٹیکس بچانے کے لئے کیا گیا۔ یہ سب کچھ ملی بھگت کے بغیر ممکن نہیں' اس ملی بھگت میں کون لوگ ملوث ہیں؟ یہ تو اظہر من الشمس ہے' سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ عین حکومت کی ناک کے نیچے ہو رہا ہے اور حکومت کے کان پر جوں نہیں رینگ رہی؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ ایک طرف تو آئین کے تحت قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے اور غیر مسلم ہی رہنے کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے اور دوسری طرف قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی مراعات بھی فراہم کی جا رہی ہیں' انہیں کاغذات میں مذہبی جماعت بھی تسلیم کیا جا رہا ہے حالانکہ ہر غیر متعصب شخص' خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم' یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ قادیانیت کسی مذہبی جماعت کا نام نہیں بلکہ ایک سیاسی تحریک کا نام ہے۔ قادیانیوں نے اپنی سیاسی اغراض کے تحت اسلام کے لبادہ میں کفر کی تبلیغ کو اپنے قیام کے روز اوّل سے اپنا شعار بنائے رکھا ہے۔ بات صرف قادیانیوں کو مراعات کی فراہمی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اب تو قادیانیوں کو اپنی کفریہ تبلیغ کی کھلی چھوٹ دینے کے لئے ایسا ذریعہ فراہم کیا جا رہا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنا زہر نوجوان نسل کے دلوں میں بخوبی اتار سکیں اور وہ ذریعہ ہے قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی' جس کی تازہ اطلاعات سے تصدیق ہوتی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ حکومت مدارس آرڈی نینس کے ذریعہ مدارس کو قومی دھارے میں لانے کا تہیہ کر چکی ہے اور مدارس میں پڑھائے جانے والے دینی نصاب میں ترمیم و اضافہ کا فیصلہ کر چکی ہے' قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کا واپس کیا جانا خطرے کی گھنٹی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی اپنے باطل مذہب کی ترویج و اشاعت کے لئے تعلیمی اداروں کو بطور ایک ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ ماضی میں اسلام کے نام پر کفر خالص اور ارتداد و زندقہ کی تعلیم دینے والے تعلیم الاسلام کالج چناب نگر کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ یہی حال دیگر قادیانی تعلیمی اداروں کا ہے۔ ماضی میں اور اب بھی جہاں جہاں قادیانی موجود ہیں وہ تعلیم کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ قادیانیوں اور عیسائیوں کو تعلیمی ادارے کیوں واپس کئے جا رہے ہیں؟ اگر کوئی کہے کہ یہ انہی کی ملکیت تھے تو مدارس کے سلسلے میں یہ کیوں نہیں سوچا جاتا کہ یہ بھی تو کسی کی ذاتی ملکیت نہیں کہ ان پر کوئی قانون لاگو کیا جائے؟ قرائن سے یہ سراسر قادیانی سازش معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا راستہ تو مدارس پر قدغن لگا کر اور ان کی تعلیمی سرگرمیوں کا رخ مذہب سے سائنس' ریاضی وغیرہ کی طرف موڑ کر روک دیا جائے جبکہ قادیانیوں کے انتظام میں دیئے جانے والے تعلیمی اداروں میں قادیانیت کی تبلیغ کھلم کھلا ہو اور طلباً کو اسلام کے نام پر قادیانیت سے متعارف کرایا جائے تاکہ وہ اسی کو اسلام سمجھنے لگیں اور جو طلباً قادیانی تعلیمی اداروں سے بچ جائیں وہ ”تین ایک اور ایک تین“ کا احمقانہ فلسفہ رکھنے والوں کے تعلیمی اداروں کی بھینٹ چڑھ جائیں۔ اگر تعلیمی اداروں کی غیر مسلموں کو واپسی کا یہ احمقانہ عمل نہ روکا گیا تو اس سے ملک میں ایک ایسی پود تیار ہو گی جو اسلام کے سوا ہر ایک مذہب کی پیروکار ہو گی۔ اس لئے ملک میں اسلام کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ تعلیمی اداروں کو قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلموں کو واپس کرنے کا فیصلہ فی الفور واپس لیا جائے۔

توہین رسالت کا قانون اور اقلیتی کنونشن

گزشتہ دنوں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں کرسچن لبریشن فرنٹ کے زیر اہتمام اقلیتوں کا ایک کنونشن منعقد ہوا جس میں اقلیتوں نے دیگر باتوں کے علاوہ حسب سابق حکومت سے توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کنونشن کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں امریکہ' جاپان' جنوبی افریقہ اور سویڈن کے

ختم نبوۃ

سفارت کار بھی شریک ہوئے۔توہین رسالت کے قانون کی منسوخی کے مطالبات گزشتہ چند مہینوں میں امریکی ایوان نمائندگان اور سوئٹزرلینڈ کے وزیر خارجہ کی جانب سے پیش ہو چکے ہیں جبکہ اس کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں میں قادیانیوں اور عیسائیوں کے علاوہ پاکستان کے بعض ذمہ دار سرکاری اہلکار بھی شامل ہیں۔توہین رسالت کے جرم کے سدباب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود کعب بن اشرف' ابورافع' عقبہ بن ابی معیط سمیت متعدد گستاخان رسول کے قتل کا حکم صادر فرمایا جبکہ ان کے علاوہ دیگر کئی افراد بھی دور رسالت میں اس جرم میں صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ان دس' پندرہ افراد کے جو توہین رسالت کے مرتکب ہو چکے تھے' باقی تمام افراد کو عام معافی دیدی' جبکہ توہین رسالت کے مجرموں کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے خواہ وہ غلاف کعبہ میں چھپے ہوئے ہوں' جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کو کسی صورت امن نہیں مل سکتا' حتیٰ کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود اس جرم کے مرتکب افراد کو قتل کرنے کے احکامات جاری فرمائے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاتم رسول کو سزا دینے کا حکم سراسر اسلامی حکم ہے اور اس کو ختم کرنے کا مطالبہ سراسر بلا جواز ہے۔توہین رسالت کے حوالے سے ہم اقلیتوں سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا توہین رسالت کے قانون کی منسوخی کا مطالبہ کرنے سے یہ ان کے لئے بہتر نہیں کہ وہ توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب ہی ترک کر دیں؟ مہذب ممالک میں جرم کر کے اس جرم پر سزا کی منسوخی کا مطالبہ کرنے والوں کو دوہرے جرم کا مرتکب سمجھا جاتا ہے کہ ایک تو جرم کا ارتکاب کیا اور دوسرے اس جرم پر سزا کو غلط قرار دے رہے ہیں۔توہین رسالت کے قانون کی منسوخی کا مطالبہ کرنے والے بھی دوہرے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں کہ توہین رسالت کے جرم پر سزا کی منسوخی کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں اور شاتم رسول کی سرپرستی اور پشت پناہی بھی کر رہے ہیں۔ ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسی رویہ کی وجہ سے برصغیر میں ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کی جانب سے توہین رسالت کے جرم کے ارتکاب کی وجہ سے مسلمانوں کو خود اپنے ہاتھوں شاتم رسول کو کیفر کردار تک پہنچانا پڑا جس کی وجہ سے کئی بے گناہ مسلمانوں کو غیر مسلم عدالتوں نے پھانسی کی سزا سنائی اور حکومت کو ملک بھر میں مسلمانوں کے غیض وغضب کا نشانہ بننا پڑا۔گزشتہ دنوں بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں ایک پبلشر کی جانب سے ایک نصابی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر کی اشاعت کا افسوسناک سانحہ بھی پیش آچکا ہے جس پر بھارت اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں شدید ردعمل ظاہر ہوا اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں نے اس ناپاک جسارت پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس کتاب پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔پاکستانی حکومت کو چاہئے کہ وہ ملک میں آباد تمام شہریوں خصوصاً اقلیتوں کے لئے ایک ضابطہ اخلاق وضع کرے کہ وہ ملک کی مسلم اکثریت کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور ان کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے سے اجتناب کریں اور توہین رسالت کے قانون سمیت تمام اسلامی قوانین کی منسوخی کے مطالبات یکسر ترک کر دیں وگرنہ وہ لائق تعزیر ٹھہریں گے۔اس سلسلہ میں حکومت کو توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے واضح طور پر اعلان کر دینا چاہئے کہ ناموس رسالت کا تحفظ حکومت کا مذہبی فریضہ ہے جس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا سلسلہ اور اس توہین پر سزا کے قانون کی منسوخی کا مطالبہ فوری طور پر ترک نہ کیا گیا تو اس پر مسلمانوں کا جو ردعمل سامنے آئے گا وہ اسوۂ صدیقی کا پرتو ہوگا۔اسی طرح حکومت کو بیرونی ممالک کے سفارت کاروں کی جانب سے توہین رسالت کے قانون کے مخالفین کی پشت پناہی اور اقلیتوں کے کنونشن میں ان کی شرکت پر ان سفارت کاروں کو بھی تنبیہ کرنی چاہئے اور ان کی حکومتوں سے اس واقعہ پر باضابطہ احتجاج بھی کرنا چاہئے اور ان پر واضح کر دینا چاہئے کہ ملک کے حساس مذہبی معاملات میں کوئی بیرونی مداخلت قبول نہیں کی جائے گی۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایاجات کی اَدائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

ختم نبوۃ

آخری رسول ﷺ اور آخری امت

عقیدۂ ختم نبوت پر ایک پُر اثر اور منفرد مضمون جو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے منفرد اسلوب بیان اور ایمان افروز تحریری کاوش کا نتیجہ ہے۔ یہ اس مضمون کی دوسری قسط ہے۔

اسلام سے پہلے کے مذاہب اور قدیم شریعتیں کبھی کسی جماعت کے ساتھ مخصوص ہوتی تھیں یا کسی مقام اور خاص مدت سے مختص ہوتی تھیں' یہودی مذہب کی دعوت کسی زمانہ میں بھی تمام انسانوں کے لئے نہ تھی اور یہود سے ان کی کتابوں میں کہیں نہیں کہا گیا ہے کہ وہ اپنے پیغام کو دنیا کی تمام قوموں تک پہنچائیں بلکہ ایسے نصوص وارد ہوئے ہیں جو اس سے روکتے ہیں اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو ان کے قومی دائرے ہی تک محدود رکھتے ہیں' اس کا یہ طبعی اور فطری نتیجہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل اور دوسری قوموں کے درمیان تفریق کریں اور خیر وشر' نیکی وبدی کے مختلف پیمانے بنائیں جو نسلوں اور خاندانوں کے اختلاف سے بدلتے رہیں۔

عہد عتیق کا اسلوب اور جو روح اس کی سطر سطر میں کارفرما ہے اس حقیقت کی واضح طور پر نقاب کشائی کرتی ہے اور اس کتاب کے پڑھنے والے کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ یہود کا شاہنامہ' یہود کی کتاب المناقب یا مخصوص کتاب الانساب پڑھ رہا ہے' اسے اس میں روحانی واخلاقی تعلیمات' مکارم اخلاق کی ترغیب' مساوات انسانی اور احترام آدمیت کا تصور' زہد وتہذیب نفس' دنیا کے مقابل دین اور جنت کی لذتوں کی کوئی ترغیب اور دوزخ کے عذاب کے لئے کوئی ترہیب اور ڈراوا نہیں ملتا جس سے نفس کا تزکیہ ہو' قلب میں رقت اور گداز پیدا ہو' اور غیر اسرائیلی قاری کے اندر انسانی شرافت ومسئولیت کا کوئی شعور بیدار ہو' یہ کتاب اپنے تمام قصوں' حکایتوں اور احکام سمیت یہودی کے گرد گھومتی ہے' جنہیں ان کا دین اور ان کی کتاب خدا کی برگزیدہ قوم قرار دیتی ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت بھی بنی اسرائیل کے لئے خاص تھی' انہوں نے اس کی خود

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

صراحت کی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آئے ہیں۔ ان کی رسالت ان کے زمانہ' ان کے علاقہ اور انہیں کے آدمیوں تک موقوف و محدود رہی' انہوں نے جب اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو ان کو حکم دے کر کہا:

''غیر قوموں کی طرف نہ جانا' اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا' بلکہ اسرائیل کے گھرانہ کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔''

(انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴)

دوسرے مشرقی اور ایشیائی مذاہب جیسے ہندومت وغیرہ کا معاملہ اور بھی حیرت انگیز ہے' جن کے یہاں غیر آریوں اور غیر برہمنوں کو نجس اور پلید سمجھا جاتا تھا' انہیں جانوروں کا درجہ دیا جاتا تھا اور کبھی ان کے ساتھ کتوں کا سا معاملہ کیا جاتا تھا۔

اس لئے خدا کی رحمت وحکمت کا تقاضا تھا کہ کوئی نیا نبی آئے جو نئی تعلیمات اور شریعت وقانون میں نئی اصطلاحات کا حامل ہو' جو بدلے ہوئے زمانے اور حالات کے تقاضوں کو پورا کر سکے' اس لئے کہ ادیان سابقہ میں کبھی تو عیش پسند' تن آسان امراء وحکام کی خاطر شریعت میں ایسا لوچ اور ڈھیل پیدا کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے مذہب رخصتوں کا مجموعہ اور ہوا وہوس کی تسکین کا سامان بن گیا تھا' کبھی تشدد پسند طبیعتوں اور غالی عابدوں اور زاہدوں کی سخت گیری اور وقت پسندی کی وجہ سے مذہب ایک ناقابل عمل ضابطۂ زندگی اور ایک ظالمانہ شکنجہ بن کر رہ گیا تھا' جس کی موجودگی میں زندگی کی جائز لذتوں اور آزادیوں سے بھی متمتع ہونے کا موقع باقی نہیں رہا تھا' اسی بنا پر وقتاً فوقتاً اس صورت حال کی اصلاح کے لئے انبیاءؑ کو مبعوث و مامور کیا گیا' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس کو قرآن یوں بیان کرتا ہے:

ختم نبوۃ

"اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لئے بھی (آیا ہوں کہ) بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کردوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں' تم خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔" (آل عمران)

قرآن نے نبوت جدیدہ کے ان دو اسباب کے خاتمہ کا اعلان کردیا کہ رسالت محمدیؐ ایک آفاقی اور عالمگیر پیغام اور دعوت ہے' جس کے فیض سے نہ کوئی قوم وملت محروم ہے' اور نہ اس کے خطاب سے کوئی طبقہ یا جماعت مستثنیٰ ہے۔

قرآن نے نبوتِ جدیدہ کے ان دو اسباب کے خاتمہ کا اعلان کردیا کہ رسالت محمدیؐ ایک آفاقی اور عالمگیر پیغام اور دعوت ہے جس کے فیض سے نہ کوئی قوم وملت محروم ہے اور نہ اس کے خطاب سے کوئی طبقہ یا جماعت مستثنیٰ ہے

ارشاد ربانی ہے:

"(اے محمدؐ!) کہہ دو کہ میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں' (وہ) جو آسمان اور زمین کا بادشاہ ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی زندگانی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے۔" (الاعراف)

"اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (سبا)

"اور (اے محمدؐ!) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت ہی (بنا کر) بھیجا ہے۔" (الانبیاء)

"وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کے لئے ڈرانے والا ہو۔" (الفرقان)

یہ قرآن تو اہل عالم کے لئے نصیحت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام سب کا حق اور تمام اقوام وملل' تمام قومیتوں اور نسلوں' تمام خاندانوں اور تمام ملکوں اور خطوں کی دولت مشترکہ اور اجتماعی میراث ہے' اس میں یہودی' ہندو' برہمنوں جیسی کوئی درجہ بندی نہیں' اس میں کوئی قوم دوسری قوم سے' کوئی نسل دوسری نسل سے ممتاز و برتر نہیں' اس میں رنگ ونسل کا کوئی اعتبار نہیں' بلکہ یہاں ایثار' ذوق و شوق' حسن قبول وطلب' قدردانی واحسان شناسی' جہاد و اجتہاد اور دین وتقویٰ میں مسابقت ومقابلہ کا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو' اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے' بے شک خدا سب کچھ جاننے والا ہے (اور) سب سے خبردار ہے۔" (الحجرات)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے موقع پر اعلان فرمادیا:

"سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے' کسی عربی کو عجمی پر فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔" (ترمذی)

دوسری طرف اس دین کے سہل و مطابق فطرت وقابل عمل ہونے کا جابجا اعلان کیا گیا ہے:

"خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔" (البقرہ)

"تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔" (الحج)

پچھلی امتوں اور ملتوں میں جو غالیانہ اور متشددانہ قوانین وضع کر لئے گئے تھے اور انتہا پسند زاہدوں اور عابدوں اور محدود علم رکھنے والے قانون سازوں نے زندگی کا دائرہ تنگ کردیا تھا' اس کو آخری نبوت وشریعت نے ختم کردیا اور ان قوموں کو اس مصیبت سے نجات دی' قرآن مجید میں اس نبی کی تعریف میں کہا گیا:

"وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں۔" (الاعراف)

قرآن مجید نے اس کی بھی وضاحت کردی کہ اگر بڑے سے بڑے عاقل اور قانون ساز لوگ بھی

ختم نبوۃ

بشری ضروریات اور مختلف احوال کی رعایت رکھنا چاہتے تو بھی وہاں نہیں پہنچ سکتے جہاں تک اللہ کے علم محکم کی رسائی ہے' آیت میراث میں فرمایا گیا:

"تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ' دادوں اور بیٹوں' پوتوں میں سے فائدہ کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے' یہ حصے خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں اور خدا سب کچھ جاننے والا ہے اور حکمت والا ہے۔" (النساء)

"خدا چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقہ بتائے اور تم پر مہربانی کرے' اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے' اور خدا تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے' اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستہ سے بھٹک کر دور جا گرو' خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے' اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا ہوا ہے۔" (النساء)

ان خصوصیات کی بنا پر اب نہ کسی ایسی نبوت و شریعت کے آنے کی ضرورت ہے جو (ادیان سابقہ کے برخلاف) ہر زمان و مکان اور ملل و اقوام کے لئے عمومی اور نوع انسانی کے لئے ہدایت کا پیغام ہو اور نہ ایسی نبوت و شریعت کی آمد کی ضرورت ہے جو گزشتہ مذاہب اور شریعتوں کے وقتی احکام و قوانین کو منسوخ اور اس تشدد و غلو مردم آزاری اور فطرت بیزاری کے رجحان کی اصلاح کرے' جس نے مذہب کو ایک شکنجہ اور زندگی کو ایک عذاب بنا دیا تھا اور دنیا میں ایک سہل الفہم اور سہل العمل دین پیش کرے جو صحیح معنی میں دین فطرت ہے' اس لئے کہ یہ دونوں خصوصیات خدا کے دین اسلام اور اس کی شریعت میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

کسی نئے نبی کی آمد سے متعلق قرآن خاموش ہے:

قرآن کریم جو ابدی کتاب ہے اور حق کو باطل سے الگ کرنے والی ہے اور بذات خود حقیقت کی میزان اور لوگوں کے لئے واضح اعلان و بیان ہے اور جس نے اصول دینی میں سے کسی اصول کو نظر انداز نہیں کیا اور جس پر دین و دنیا کی فلاح اور سعادت و نجات موقوف ہے' کسی نئے نبی کی آمد کی اطلاع کے بارے میں بالکل خاموش ہے جب کہ یہ ایسا اہم معاملہ تھا کہ سکوت تو درکنار کسی گول مول اور مبہم بات کا بھی کوئی موقع نہ تھا' جو کتاب علامات قیامت کی بہت سی جزئیات اور آخر زمانہ کے حوادث کا ذکر کرتی ہے' وہ اس نبی کا ذکر کیوں نہ کرتی جو اس امت یا کسی امت میں مبعوث ہونے والا تھا اور اس کے لئے عقول و اذہان کو مانوس اور آمادہ کرنے کی کوشش کیوں نہ کرتی (جو ہر نئی چیز سے بھاگتے اور بدکتے اور فرائض و ذمہ داریوں سے پیچھا چھڑاتے ہیں) تاکہ وہ اسے خوش آمدید کہیں' اس کی دعوت قبول کریں اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں' اس کے علاوہ قرآن و سنت کا دنیا و آخرت کے نفع کی طرف انتہائی توجہ و اہتمام کرنا اور نقصان رساں اور اللہ کے غضب کو بلانے والی چیزوں سے سختی سے روکنا اور اس کی شدید خواہش کہ مسلمان راہ راست پر رہیں اور اپنے دین کو پیش آنے والے چیلنج (جو عقیدہ کو فاسد اور ان کے ایمان کو غارت کرے)) مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں' چنانچہ مسیح علیہ السلام' دجال کے بارے میں روایتوں اور اس آزمائش کے بیان سے احادیث کے مجموعے بھرے ہوئے ہیں' تو کیا خدائے عزوجل کی نازل کردہ کتاب اور اس نبی سے جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ:

"تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔" (التوبہ)

قرآن کریم جو ابدی کتاب ہے اور حق کو باطل سے الگ کرنے والی ہے اور بذات خود حقیقت کی میزان اور لوگوں کے لئے واضح اعلان و بیان ہے اور جس نے اصول دینی میں سے کسی اصول کو نظر انداز نہیں کیا اور جس پر دین و دنیا کی فلاح اور سعادت و نجات موقوف ہے' کسی نئے نبی کی آمد کی اطلاع کے بارے میں بالکل خاموش ہے

اس کی توقع ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی امت کو تاریکی اور دھندلکے اور تباہ کن جہالت و حیرت کی حالت میں چھوڑ دے اور اس بڑے حادثہ اور عظیم واقعہ (نبوت جدیدہ) کی خبر نہ دے؟ جو ان چیزوں سے کہیں مہتم بالشان تھی جنہیں زبان نبوت نے ذکر کیا' اور سنت کے ذخیرے جن کی تفصیلات سے پر ہیں۔

ختم نبوت کے بارے میں صریح و صحیح اور متواتر احادیث:

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن کے بیانات ہی پر اکتفا نہیں کیا' جو اس دین کے مکمل ہونے اور آپ پر سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کے بارہ میں اس طرح آئے ہیں کہ عربی سے واقف شخص کے لئے کسی شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتے جو فساد و ذوق بدنیتی اور فتنہ پردازی کا شکار نہ ہو بلکہ آپؐ نے امت کے لئے اس حقیقت کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ کسی غلط فہمی کی گنجائش نہیں چھوڑی' اور نہ اس سے زیادہ شرح و تفصیل کا تصور ہوسکتا ہے۔

اس کے لئے آپ نے نہایت بلیغ اور دلنشین مثالیں دیں' حدیث کی کتابیں ان روایات سے (جن کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول اور آخری نبی ہیں) بھری پڑی ہیں۔ ہم یہاں صرف پانچ حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں جو صحاح میں وارد ہوئی ہیں تاکہ دیدۂ بینا رکھنے والوں کے سامنے یہ حقیقت جلوۂ صبح کی طرح روشن ہوجائے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بنی اسرائیل کے نبی ان کے حاکم بھی ہوتے تھے اور جب کوئی نبی وفات پاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا' مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ میرے خلفاء ہوں گے۔" (صحیح بخاری)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میرے سے پہلے کے انبیأ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت گھر بنایا لیکن اس کے کونے کی ایک اینٹ چھوڑ دی اور لوگ اسے گھوم گھوم کر دیکھتے' تعجب کرتے اور کہتے ہیں کہ یہاں پر یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی گئی' تو میں وہی اینٹ اور خاتم النبیین ہوں۔" (صحیح بخاری)

فرمایا: "رسالت و نبوت منقطع ہوگئی' تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا' نہ کوئی نبی۔" (ترمذی)

"جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' اور میں محو کرنے والا ہوں' جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ لوگوں کو میرے بعد حشر کے موقع پر اٹھائے گا' اور میں عاقب (بعد والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (بخاری و مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میرے سے پہلے کے انبیأ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت گھر بنایا لیکن اس کے کونے کی ایک اینٹ چھوڑ دی' اور لوگ اسے گھوم گھوم کر دیکھتے' تعجب کرتے اور کہتے ہیں کہ یہاں پر یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی گئی؟ تو میں وہی اینٹ اور خاتم النبیین ہوں

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اور انبیأ پر چھ چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمے عطا ہوئے ہیں' (۲) رعب و ہیبت سے میری مدد کی گئی' (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور (۴) زمین کو میرے لئے عبادت گاہ اور پاک کرنے والی چیز بنایا گیا ہے' (۵) میں تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہوں اور (۶) مجھ پر سلسلۂ انبیأ کو مکمل کردیا گیا ہے۔" (مسلم' ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ نمونے کے طور پر چند احادیث ذکر کی ہیں ورنہ اس موضوع پر متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ "عقیدۃ الاسلام" میں لکھتے ہیں کہ ختم نبوت کے بارے میں دو سو احادیث موجود ہیں' مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی کتاب "ختم نبوت" میں دو سو دس حدیثیں ذکر کی ہیں۔

پھر ہر عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انقطاع نبوت پر اجماع رہا اور یہ کہ مدعی نبوت دین سے خروج کرنے والا اور مسلمانوں سے الگ راستہ بنانے والا ہے' یہ عقیدہ عالم اسلام میں ہر دور میں مشہور و معروف رہا اور مسلمانوں کے ان دینی عقائد کا ایک جز بن گیا جنہیں وہ دل و جان سے عزیز رکھتے ہیں اور نسلاً

ختم نبوت

بعد نسل منتقل ہوتے آئے ہیں اور اس کے اثر سے مسلمانوں کی ذہنیت وطبیعت دعوائے نبوت کے سننے کی بھی روادار نہ تھی' اسی لئے مسلم معاشرہ میں جھوٹے نبیوں کی تعداد عالم اسلام کی وسعت' دین کے فہم اور دین کے قلیل علم اور مسلمانوں کی بھاری تعداد کو دیکھتے ہوئے کچھ زیادہ نہیں' پھر جب یہ بات بھی پیش نظر رکھی جائے کہ تاریخ اسلام میں بہت سے دور ذہنی' سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے بڑے انتشار اور اضطراب کے گزرے ہیں' ذاتی اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے (مسلمانوں کی دینی افتاد طبع کو دیکھتے ہوئے) دعوئ نبوت ایک مختصر راستہ اور جادو کا اثر رکھنے والا نعرہ تھا' تعداد کی اس قلت پر اور بھی تعجب ہوتا ہے' اس کے برخلاف امم سابقہ کی تاریخ میں جغرافیائی رقبہ کے محدود ہونے اور پرانہ مذہب کی قلیل تعداد کے باوجود مدعیان نبوت کی بڑی تعداد نظر آتی ہے۔

پھر جن لوگوں نے مسلمانوں میں نبوت کا دعویٰ کیا انہوں نے کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی اور نہ اپنے پیروکاروں کی کوئی معتد بہ تعداد بنا سکے' جس کا مسلمانوں کی جہالت اور مدعیان نبوت کی چالاکی و ذہانت کی وجہ سے قوی اندیشہ تھا' صحیح احادیث میں قیامت تک پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کی تعداد ستر سے زیادہ بیان نہیں کی گئی۔ یہ تعداد بھی امتداد زمانہ' امت کی وسعت' جہالت کی کثرت اور عقائد کے اختلاف کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے' اور یہ مسلمانوں کے ذہن میں ختم نبوت کے عقیدہ کے راسخ ہونے اور ان کے رگ و ریشہ میں سما جانے کا اور ان واضح آیات اور صریح و متواتر و مشہور احادیث کا نتیجہ ہے' جو ختم نبوت کا اعلان کرتی ہیں۔

(ختم شد)

حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ کی فراست وبصیرت

ایک مرتبہ اپنے دادا پیر حضرت اقدس شاہ عبدالرحیم سہارنپوری نور اللہ مرقدہ کی فراست وبصیرت کے حوالے سے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ نے درج ذیل واقعہ بیان فرمایا:

''جب مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب براہین (احمدیہ) لکھی تو بعض اسے لے کر یوپی (انڈیا) پہنچے اور ہمارے اکابر سے بھی چاہا کہ ایسی مدلل کتاب حمایت اسلام میں لکھنے والے کو مجدد مانا جائے (یہ وہ دور تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے ابھی دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا)۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ اور حضرت مظہر الدین صاحبؒ اور دوسرے حضرات حیات تھے۔ حضرت گنگوہیؒ کے پاس یہ بات لے جانے والوں کو حضرت گنگوہی علیہ الرحمۃ نے تو یہ جواب دیا کہ میں یہاں ہوں' مجھے حالات معلوم نہیں' سہارنپور اور ادھر یعنی پنجاب کے علماً سے لکھوا لو' میں تائید کردوں گا' اس طرح ٹلا دیا' اور سہارنپور والوں نے کہا کہ کتاب کے مضامین کی تائید وتنقید تو ایک بات ہے مگر مجدد ماننا یہ تو دوسری لائن کی بات ہے' اس لئے میاں صاحب یعنی میاں شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ سہارنپوری کے پاس جاؤ۔ میاں صاحب ظاہر طور پر پڑھے ہوئے کچھ نہ تھے' (انہوں نے) فرمایا کہ بھائی علماً سے پوچھو' میں اس کتاب کو نہ پڑھ سکتا ہوں' نہ یہ میرا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ علماً نے ہی فرمایا ہے' تو فرمایا کہ بھائی مجھ سے پوچھتے ہو تو سن لو کہ یہ شخص تھوڑے دنوں میں ایسے دعوے کرے گا جو نہ رکھے جائیں گے' نہ اٹھائے جائیں گے۔ وہ لگے جز بز ہونے کہ دیکھو! علماً تو علماً درویشوں کو بھی دوسرے لوگوں کا شہرت پانا گراں گزرتا ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ بھائی مجھ سے پوچھا ہے تو جو سمجھ میں آیا بتا دیا' ہم تو اس وقت زندہ نہ ہوں گے' تم اب آگے دیکھ لینا۔''

(ماخوز از ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ)

ختم نبوة

ایمان کی دولت

ایمان وہ جذبہ ہے جس سے بڑے بڑے دشمن کو شکست فاش دی جا سکتی ہے لیکن جب یہ جذبہ سرد پڑ جائے تو انسان چیونٹی سے بھی خوف کھانے لگتا ہے' ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ایک نادر تحریر

مسلمان کی زبان پر یہ دو جملے بڑے ثقیل ہیں' ایک تو یہ کہ ہم بڑے گناہگار ہیں اور دوسرے یہ کہ ہم دنیادار ہیں۔ یہ جملے صاحب ایمان کے لئے بہت ہی نامناسب ہیں۔ تم صاحب ایمان ہو' تمہارا اللہ تبارک وتعالیٰ سے براہ راست تعلق ہے' تم وحدہ لا شریک لہ پر ایمان لائے ہو۔ تم اس ذات صمدیت پر ایمان لائے ہو جس نے تمہارے لئے تمام ضابطۂ حیات وممات مرتب فرمادیا ہے' اپنے فضل وکرم سے ایک ایک بات تمہیں بتادی ہے جو تمہاری دنیا میں بھی کام کی ہے اور آخرت میں بھی۔ تمہارے پاس بہت بڑا سرمایہ ہے' مال و دولت میں تم سے بڑا سرمایہ دار کوئی نہیں۔ دیکھئے سرمائے مختلف قسم کے ہیں۔ صاحب منصب ہیں' وزارت ہے' صدارت ہے یہ سرمایہ ہے مال و دولت اور روپیہ پیسہ کا' جو صاحب علم ہیں ان کے پاس علم کا سرمایہ ہے' الغرض سرمائے مختلف قسم کے ہیں لیکن سب سے گراں قدر سرمایہ جس سے بڑا سرمایہ عالم امکان میں نہیں وہ صاحب ایمان کے پاس ایمان کا سرمایہ ہے' اس کے آگے سارے سرمائے ہیچ ہیں' حقیر اور ناقص ہیں۔ آنکھ بند ہوتے ہی سارے سرمائے یہیں رکھے رہ جاتے ہیں' بس یہی ایمان کا سرمایہ ایسا ہے جو دنیا میں بھی کام آتا ہے اور آخرت میں بھی' قدر کرو اپنے ایمان کی اور حفاظت کرو اس سرمایہ ایمان کی' یہ کہنا کہ ہم بڑے گناہگار ہیں' ہم بڑے دنیادار ہیں' یہ الفاظ بڑے ہی ناقدری کے ہیں بلکہ گستاخانہ ہیں۔ ایسا نہ کہو' تم صاحب ایمان ہو اور جس پر ایمان لائے ہو اس نے اپنی شان کریمی سے اور شان رحیمی سے اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہر مومن کا گناہ معاف فرمادینے کا وعدہ فرمالیا ہے' صاحب ایمان کے لئے ہمہ وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہے' جس

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی

غفور الرحیم اور خداوند کریم پر تم ایمان لائے ہو' جس سے تمہارا براہ راست تعلق ہے' ذرا اس کے ارشاد کریمانہ اور رحیمانہ پر غور تو کرو' وہ اپنے بندوں سے کن الفاظ میں خطاب فرماتے ہیں:

''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کیں' تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو' بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا' واقعی وہ بڑا بخشنے والا' بڑی رحمت کرنے والا ہے۔''

اس اعلان مغفرت و رحمت کے ہوتے ہوئے تم کیسے ناامید ہو سکتے ہو؟ اب رہا نفسانی اور شیطانی وساوس کا آنا' لغزشیں ہوجانا اور گناہوں کا صدور ہوجانا' یہ بھی ہماری بشریت ہے' لیکن صاحب ایمان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی حفاظت کا سامان عطا فرمادیا کہ چاہے تم سے کچھ بھی ہوجائے' لغزش ہوجائے' گناہ ہوجائے' آنکھ بہک جائے' دل بہک جائے' زبان بہک جائے' عمل خراب ہوجائیں' تم صاحب ایمان ہو' ایک نہ ایک دن ضرور احساس ہوگا اور پچھتاؤ گے کہ یہ بات ناحق کی' بہت برا کیا' یہ گناہ ہوگیا' یہ غلطی ہوگئی' جس دن یہ ندامت قلب پیدا ہوئی اور آنکھوں سے ندامت کے چند آنسو ٹپک پڑے تو سمجھ لو کہ وہ غلطی معاف ہوگئی' وہ گناہ مٹ گیا' ندامت کے آنسوؤں نے اعمال نامہ سے بداعمالی کی سیاہی کو دھودیا۔

اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان پر ایسا احسان عظیم ہے کہ ایمان کی سلامتی کے لئے اور اس کے تحفظ کے لئے استغفار کا تحفہ عطا فرما رکھا ہے' ارے جو کچھ بھی ہوچکا ہے' اس پر استغفار کرلو' توبہ کرلو' یہ ہر ایک سے کیوں کہتے پھرتے ہو کہ ہم گناہ گار ہیں' جب تدبیر

موجود ہے‘ تدارک موجود ہے تو پھر کیوں اپنی گناہگاری کا اعلان کرتے ہو؟ اس اعلان سے کیا فائدہ؟ ارے جس کا گناہ کیا ہے‘ اسی سے ندامت اور شرمندگی کے ساتھ کہو کہ: ”یااللہ! ہم سے فلاں گناہ ہوگیا‘ معاف فرمادیجئے۔“ معافی ہوجائے گی۔ دوسروں سے ناپاکی کا اظہار کرنا کوئی اچھی بات ہے؟ یہ بھی کوئی فیشن ہے؟ یا تواضع ہے؟ کہ ہر ایک سے کہا جائے کہ ہم بڑے گناہگار ہیں۔ اچھا اگر تم گناہگار ہو تو کس کام کے ہو؟ گندہ آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا‘ اس کی کوئی وقعت اور عزت نہیں‘ تم نے یہ کیا محاورہ اختیار کر رکھا ہے کہ ہم بڑے گناہگار ہیں‘ بھائی اگر گناہگار ہو‘ کیوں توبہ استغفار نہیں کرلیتے؟ کون سی چیز مانع ہے؟ میں نے آسان سی ترکیب بتلادی ہے کہ رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار کرکے اس پر شکر ادا کرلیا کرو اور اپنی دن بھر کی تقصیرات کا جائزہ لو‘ جہاں جہاں دل بہکا‘ زبان بہکی‘ ان پر استغفار کرلو‘ پاک صاف ہوجاؤ گے‘ پھر ایمان کی تجدید کرلو اور پڑھو: ”اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔“

بس پاک ہوگئے۔ جب اتنا سہل نسخہ پاکی کا موجود ہے تو اپنے اس اعلان سے کہ ہم بڑے گناہگار ہیں‘ کیا فائدہ؟ یہ بڑی ناشکری کی بات ہے‘ اگر اسی پر پکڑ لئے گئے کہ کہتے پھرتے ہو ہم بڑے گناہگار ہیں اور توبہ استغفار نہیں کرتے تو یقیناً سزا ملے گی‘ سزا سے چھوٹ نہیں سکتے‘ تو عافیت اسی میں ہے کہ گناہ ہوجائے تو توبہ کرو‘ پھر گناہ ہوجائے پھر توبہ کرو‘ پھر گناہ ہوجائے پھر توبہ کرو‘ عمر بھر یہی کرتے رہو‘ اور سے توبہ استغفار میں بڑی قوت ہے‘ اس کی عادت ڈال کر تو دیکھو‘ گناہوں سے خود بخود نفرت ہوجائے گی۔ اگر اپنے ایمان کو سلامت رکھنا چاہتے ہو اور اپنے ایمان کا تحفظ چاہتے ہو تو کثرت سے استغفار کیا کرو اور اپنے ایمان پر شکر ادا کیا کرو کہ: ”یااللہ! آپ نے اپنی کروڑوں مخلوق میں سے ہم کو ممتاز فرمایا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنادیا‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا کر ہمیں بڑی پشت پناہی عطا فرمادی ہے‘ یااللہ! ہم بڑے خوش نصیب ہیں: ”اللھم لک الحمد و لک الشکر۔“ یااللہ! ماحول اور معاشرہ ایسا ہے کہ نفس بہک جاتا ہے‘ شیطان بہکا دیتا ہے‘ کیا کریں؟“ اس پر کہو: ”ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا“ (البقرہ:۲۸۶)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام عطا فرمادیا ہے‘ اس میں تمہارے لئے پناہ ہے‘ اس کا ورد کرو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے‘ انشاء اللہ اس کا مورد بھی بنادیں گے۔

جذبۂ ایمانی اور قوتِ ایمانیہ کو بیدار رکھنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار کرکے کثرت سے اس کا شکر ادا کریں‘ کثرت سے استغفار کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں

بھائی! ناپاکی تو ہماری فطرت کے اندر ہے‘ دیکھئے! ہم جسمانی طور پر پچاس دفعہ ناپاک ہوتے ہیں‘ پھر پاک ہوجاتے ہیں‘ کپڑے پاک کرلیتے ہیں‘ غسل کرلیتے ہیں‘ وضو کرلیتے ہیں‘ پاک ہوجاتے ہیں‘ اسی طرح باطن کی پاکی ہے‘ جب لغزش ہوجائے عمداً یا سہواً بارگاہ الٰہی میں گردن جھکاؤ‘ ندامت قلب کے ساتھ استغفر اللہ‘ استغفر اللہ کہہ لو‘ پاک ہوگئے۔ کاہے کے لئے کہتے ہو کہ ہم گناہ گار ہیں؟ خبردار! یہ کوئی اچھا محاورہ نہیں۔ اگر خدانخواستہ اسی اقرار پر موت آگئی تو واقعی تمہیں سزا ملے گی کہ تم گناہگار گئے ہو اور توبہ واستغفار بھی نہیں کی۔

اس میں شک نہیں کہ ہم لوگ آج کل ایسے ماحول اور معاشرہ میں ہیں کہ گناہوں کا صدور عام ہو رہا ہے‘ ہم گناہوں سے مانوس ہوتے جارہے ہیں‘ گناہوں سے مانوس ہوتے جانا بھی ایک لعنت ہے۔ جذبہ ایمانی کو بیدار رکھنے کے لئے اور قوت ایمانیہ کو بیدار رکھنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار کرکے کثرت سے شکر ادا کریں‘ کثرت سے استغفار کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں۔ اس کا ورد بنالو‘ رفتہ رفتہ گناہ کے تقاضے ختم ہوجائیں گے۔

کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں صیغے استغفار کے تعلیم وتلقین فرمائے ہیں کہ تم ناامید مت ہو۔ تم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو‘ ہمارے بندے ہو‘ ہم پر ایمان لائے ہو‘ ایمان والوں کو کتنی محبت اور پیار سے مخاطب فرمایا‘ ارے اس کا حق تو ادا کرو‘ جس کی ترکیب میں نے آپ کو بتلادی‘ توبہ واستغفار کرو‘ پاک صاف ہوجاؤ گے‘ مگر افسوس یہ ہے اور یہ ہماری شامت اعمال ہے کہ ہم گناہوں کو دیکھتے ہی نہیں‘ گناہوں سے مانوس بھی ہوتے جاتے

ہیں' گناہ کرتے بھی جاتے ہیں لیکن توبہ واستغفار نہیں کرتے' ندامت نہیں ہوتی' شرمندگی نہیں ہوتی' اوپر سے کہتے ہیں کہ ہم کہاں کے ایسے متقی ہیں؟ استغفراللہ! ارے تقویٰ تو جان ہے ایمان کی۔ جب تم کہتے ہو کہ ہم کہاں کے ایسے متقی ہیں؟ تو معلوم ہوا کہ تم اپنا ایمان خود ضعیف کر رہے ہو' اپنے ایمان کی قوتوں کو خود کمزور بنا رہے ہو' ایمان کو قوی بنانے کی بجائے اس کو کمزور اور بے جان بناتے جا رہے ہو' گناہوں سے مایوسی میں بڑھتے جاتے ہو' کبھی دل میں ملامت پیدا نہیں ہوتی' کبھی اپنی بدحالی کا خیال بھی نہیں آتا اور کہتے ہو ہم کہاں کے ایسے متقی ہیں؟ اچھا متقی نہ سہی تو غیر متقی کا انجام جانتے ہو کیا ہے؟ جہنم ہے' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' راضی ہو اس میں جانے کے لئے؟ اگر تم متقی بننا نہیں چاہتے اور گناہوں ہی سے مانوس رہنا چاہتے ہو اور یہی کہتے رہے کہ ہمارے بس کی بات نہیں کہ ہم بچ سکیں تو گویا تم اس پر راضی ہو کہ اس کی سزا تم کو دنیا میں بھی دی جائے اور آخرت میں بھی دی جائے' اگر اسی پر راضی ہو گئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ہی کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمہارے پاس ایمان ہی نہ رہے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

بھائی! سمجھ لو کہ آج کل ایمان کی حفاظت بہت ضروری ہے' اللہ تعالیٰ کا قانون ہے عمل اور ردعمل' ویسا ہی ہوگا' یقین جانو یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے اور یہ کبھی نہیں بدلے گا مگر اس قانون کے اندر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں وابستہ ہیں ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کی قہاری و جباری سے ڈر کر اپنی بداعمالیوں سے توبہ استغفار کرلیا' جس پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ معاف فرمادے گا لیکن عمل اور ردعمل کے قانون ہی کا یہ مظاہرہ ہے کہ جو آج کل ہمارے گھر گھر میں پریشانیوں' بیماریوں' دشواریوں' تشویش اور مشکلات کا سامنا ہے' کون سا گھر ہے جو اس سے خالی ہے؟ دفاتر میں جا کر دیکھئے' ایک ہنگامہ برپا ہے' کوئی محکمہ لے لیجئے' ادارے ہوں' تعلیم گاہیں ہوں' جو کچھ بھی ہوں' ہر جگہ لاقانونیت' خدا کے احکام کی خلاف ورزی' تصاویر کی کثرت' گانے بجانے کی کثرت ہوتی چلی جارہی ہے' ریڈیو چل رہا ہے' ٹیلی ویژن چل رہا ہے' ناچ گانے ہو رہے ہیں اور نہ جانے کیا کیا خرافات ہو رہی ہیں۔ اخبارات اس کے شاہد ہیں' کیسے کیسے گناہ رائج الوقت ہوتے جارہے ہیں' پھر تقریبات میں بھی رسومات ہو رہی ہیں' بدعات ہو رہی ہیں' چاہے خوشی کی تقریبات ہوں یا غمی کی' بدعات اور غیر شرعی رسومات کا دن بدن زور بڑھ رہا ہے' لباس اور پوشاک کو دیکھئے تو برہنہ و عریاں لباسوں میں عورتیں بازاروں میں نکل رہی ہیں' عورت کا برہنہ سر اور عریانی کے ساتھ بے شرمی اور بے غیرتی سے باہر نکلنا سخت ترین گناہ ہے' خدا کی لعنت ہے ایسی عورتوں پر' اب یہ سب ہو رہا ہے' پھر کہتے ہیں کہ گھر گھر پریشانی ہے' بدمزگی ہے' رشتے نہیں آتے' زن وشوہر میں نہیں بنتی' لڑکے نافرمان ہو رہے ہیں' تجارتوں میں گھاٹے ہو رہے ہیں' فلاں نقصان ہو گیا' فلاں جگہ آگ لگ گئی' فلاں جگہ یہ حادثہ یہ سانحہ ہو گیا' یہ سب واقعات ہو رہے ہیں' روز سنتے ہیں' روز دیکھتے ہیں' یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہی عمل اور ردعمل کے قانون الٰہی کا مظاہرہ ہے' جیسا عمل ہو رہا ہے' ویسا ہی اس کا ردعمل ہو رہا ہے۔

ہم نے کفار' مشرکین' ضالین اور مغضوبین کے اعمال کو اختیار کرلیا ہے اور جس طرح وہ اپنی حالت پر مطمئن ہیں کہ بڑے بڑے خبیث اور ناپاک گناہ کرتے ہیں اور ان گناہوں سے مانوس ہیں' ان کو کوئی ندامت نہیں ہوتی' ہماری بدقسمتی اور محرومی ہے کہ ہم بھی اب انہی کی نقل کرنے لگے ہیں جن کے قلوب جانوروں سے بدتر' گندے اور ناپاک ہیں' ان کی پیروی کرکے ہم مطمئن ہیں کہ مہذب دنیا والوں کی نقل کر رہے ہیں' ہم بھی یہی کر رہے ہیں' تو بھائی کرو' کفار و مشرکین کے لئے تو جہنم مقدر ہو چکی ہے' وہ اپنی زندگی پر مطمئن ہیں مگر ان کے لئے کوئی تدارک نہیں' کوئی ان کے لئے راہ نجات نہیں' اپنی غفلت زدہ زندگی میں مدہوش ہیں' لیکن صاحب ایمان کے لئے تو یہ معاملہ نہیں' جو صاحب ایمان ہے' اس کے دل میں گناہ کے بعد

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی حاضر دماغی

دسمبر ۱۹۶۵ء میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے فرمایا: ''چنیوٹو! میں بوڑھا ہو گیا ہوں' بال سفید ہو گئے ہیں آپ کو اللہ کا دین سناتے لیکن آج یہ بات معلوم کر کے مجھے حد درجہ افسوس ہوا کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ کالج بھیجتے ہیں جس کی انتظامیہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی قائل نہیں۔'' مجمع میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ: ''حضرت! چنیوٹ میں سائنس نہیں پڑھائی جاتی۔'' حضرت قاضی صاحبؒ نے جواباً فرمایا کہ: ''اگر چنیوٹ میں بکرے کا گوشت نہ ملے تو پھر سؤر کا گوشت کھاؤ گے؟ کچھ حیا کرو۔''

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

ضرور خلش پیدا ہوتی ہے' اگر اس نے اس خلش سے کام لیا اور ندامت قلب کے ساتھ توبہ واستغفار کیا تو انشاء اللہ اس کی نجات ہو جائے گی' کفار و مشرکین اس سے محروم کر دیے گئے ہیں' ان کو اپنے احوال پر نہ ندامت ہے' نہ شرمندگی' وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا انداز زندگی ہی یہ ہے' ہم کو زندگی بھر یہی کرنا ہے لیکن مسلمان کا تو یہ معاملہ نہیں' اگر چہ اس وقت ہماری یہ حالت ہے کہ وہ کون سا گناہ ہے جس کو ہم نے چھوڑ رکھا ہے؟ اور وہ کون سی حرکت ہے؟ جس کی بدولت گزشتہ قومیں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئیں کہ جو ہم نے چھوڑ رکھی ہے' ذرا ہم اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم کس انداز سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں؟ کبائر میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں' جو حیا اور غیرت کے خلاف ہیں' اسلامی وقار کے خلاف ہیں' شرافت نفس کے خلاف ہیں' جس کے نتیجے میں دنیا ہمارے لئے جہنم بن گئی ہے' کہیں عافیت کا نام نہیں' یہ پریشانیاں' یہ بدحالیاں' یہ بیماریاں' یہ سانحات و حادثات ہیں کہ الامان والحفیظ' مگر مسلمان کے لئے پھر بھی ایک سہارا ہے اور ایک راستہ کھلا ہوا ہے' اور وہ دروازہ ہے رجوع الی اللہ' جس خدا کو تم نے ناراض کر رکھا ہے اور جس کو ناراض کرنے کی وجہ سے تم نے اپنے اوپر یہ وبال ڈال رکھا ہے اور جس کو ناراض رکھو گے تو یہ وبال تم سے ہرگز نہ ٹلے گا' (اس کو راضی کر لو' اس کی خوشنودی حاصل کر لو' اور) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور ان کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے ان سے رجوع کرنے سے' ندامت اور توبہ استغفار کرنے سے' مسلمان کیلئے راستہ کھلا ہوا ہے مگر یہ انتہائی غفلت ہے کہ ہم گناہوں کو نہیں چھوڑتے' گانا بجانا' ریڈیو' ٹیلی ویژن' راگ رنگ' تصاویر' بے حجابی' بے غیرتی رائج الوقت ہو گئی ہے۔ ان کا وبال تو ہم پر ضرور ہونا ہے' یقیناً ہوگا اور ہمیشہ ہوگا' یہ خدا کا قانون ہے' اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

خوب سمجھ لیجئے! جب تک نافرمانی کرتے رہو گے' فسق و فجور میں پڑے رہو گے اور توبہ استغفار نہیں کرو گے' اس کا ردعمل ضرور ہوگا' جس کو بھگتنا پڑے گا۔ چاہے جتنے وظیفے پڑھو' چاہے جتنی دعائیں بزرگوں سے کراؤ' چاہے جتنے عملیات کرو' یہ وبال دور نہیں ہوگا' جب تک کہ تم ان گناہوں کو

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور ان کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے ان سے رجوع کرنے سے' ندامت اور توبہ استغفار کرنے سے

ترک نہ کرو گے اور قلب میں ندامت پیدا نہ کرو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی تلافی نہیں ہوگی' خیریت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو' توبہ کرو' استغفار کرو' گناہوں کو چھوڑ دو' اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے' اللہ میاں نے خود فرمایا ہے کہ ہم سے مدد مانگو' ہم تمہاری مدد کریں گے' کاہے کے لئے مشرکانہ حرکتیں کرتے ہو؟ اور (خلاف شرع) تعویذ گنڈے اور عملیات کے چکر میں پڑتے ہو' خبردار! عورتیں ہوں یا مرد' خوب سن لیجئے! خدا کے سوا کسی دوسرے سے رجوع کرنا یہ ایک درجہ میں شرک ہے۔ "ایاک نعبد و ایاک نستعین" سے بڑا وظیفہ عالم امکان میں اور کوئی نہیں' اگر چاہتے ہو کہ دنیا میں عافیت ملے' چین و سکون نصیب ہو تو ندامت قلب کے ساتھ توبہ کرو' استغفار کرو' سب معاف ہو جائے گا۔

میں تو یہاں تک عرض کرتا ہوں' بہت سے ضعیف العقیدہ لوگ ایسے ہیں' ہم میں اور آپ ہی میں ہیں' کہ فسق و فجور میں مبتلا ہیں اور اس عادت کو نہیں چھوڑتے' اپنی وضع قطع' لباس و پوشاک' کھانا پینا' رہنا سہنا' سب فاسقانہ و فاجرانہ ہے اور ساتھ میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں' بزرگوں سے دعائیں بھی لیں گے' وظیفہ بھی پوچھ لیں گے' لیکن اپنے فسق و فجور کو نہیں چھوڑیں گے' عمر بھر کرتے رہو' عمر بھر پریشان رہو گے' خدا کا قانون نہیں بدلے گا' عمل اور ردعمل۔

بھائی! خدا کے لئے خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ یہ جتنی پریشانیاں ہیں' دشواریاں ہیں' بیماریاں ہیں' یہ سب رجوع الی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں' اللہ سے رجوع کرو' توبہ و استغفار کرو' بیٹھ جاؤ' اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہائی میں اور کہو: "یا اللہ! میں ایسے ماحول میں ہوں کہ چاروں طرف فسق و فجور ہے' نافرمانیاں ہیں' مردوں میں غیرت نہیں' عورتوں میں شرم نہیں' بے حیائی' بے شرمی رائج الوقت ہو رہی ہے' ہر جگہ کفار و مشرکین کے رسم و رواج جاری ہیں' شیاطین اور ابلیس کام کر رہے ہیں' یا اللہ! میں اسی ماحول میں ہوں' میری مدد فرمایئے۔ "ایاک نعبد و ایاک نستعین۔" یا اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں اپنے مواخذہ سے بچا لیجئے' توبہ کرتا ہوں' اقرار کرتا ہوں' میں مجرم ہوں' فاسق ہوں' فاجر ہوں لیکن یا اللہ! آپ کے محبوب' نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں'

میں یہ نسبت اور سہارا رکھتا ہوں' آپ کی مغفرت کا طالب ہوں' میرے فسق و فجور کو چھڑا دیجئے' میری نادانی ہے' میری کمزوری ہے' میں ایمان کا ضعیف ہوں' میں فسق وفجور کا عادی ہوگیا ہوں مگر آپ قادر مطلق ہیں' میری حالت بدل دیجئے' ایمانی قوتیں بیدار کردیجئے' توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرمادیجئے اور مجھ سے جتنے گناہ دانستہ یا نادانستہ ہوئے ہیں' یا اللہ! محض اپنی رحمت سے سب معاف فرمادیجئے۔ ''ایاک نعبد و ایاک نستعین''۔

اس عمل کو کرکے دیکھئے' انشاء اللہ حالت بدلتی جائے گی' ایمان میں قوت پیدا ہوگی' ایک وقت ایسا آئے گا کہ آپ کی یہ سب فسق و فجور کی عادتیں چھوٹ جائیں گی اور آپ کو ایک پُر عافیت زندگی مل جائے گی' پُرسکون زندگی مل جائے گی' اگر اطمینان قلب چاہتے ہو تو اللہ کا ذکر کرو' اور سب سے بڑا ذکر استغفار ہے' اقرار کرو توحید کا ''اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔'' انشاء اللہ پاک ہوجاؤ گے' صاف ہوجاؤ گے' عمل کرتے رہو بگڑی ہوئی عادتیں رفتہ رفتہ درست ہوجائیں گی لیکن ندامت قلب شرط ہے' اللہ میاں کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھا تو کرو' ذرا اللہ میاں سے پناہ تو مانگا کرو' دشواریوں کو' مشکلوں کو' ماحول کے فسق و فجور کو سامنے لاکر توبہ و استغفار کرو' پناہ مانگو کہ یا اللہ! ہم کیسے بچیں اس ماحول سے؟ چاروں طرف ظلمات ہی ظلمات ہیں' گناہ علانیہ ہورہے ہیں' ہم اکیلے کیا کریں؟ ''لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین'' گھبرا کر پڑھو اس کو ۵' ۵ مرتبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں' ایک دفعہ ندامت قلب کے ساتھ رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرو' انشاء اللہ پریشانیوں سے نجات مل جائے گی' کیوں وظیفے ڈھونڈتے پھرتے ہو؟ کیوں عاملوں کے پاس جاتے ہو؟ تعویذ اور گنڈے لیتے ہو' اپنا عقیدہ خراب کرتے ہو' عورتیں اس میں بہت زیادہ مبتلا ہیں' کہتی ہیں کہ گھر میں پریشانی ہے' رشتہ نہیں آرہا ہے' زن وشوہر میں نہیں بن رہی' یہ پریشانی ہے' یہ قرضہ ہے' ارے یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ تم نافرمانی کررہی ہو اور پھر توبہ بھی نہیں کرتیں' توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی' گناہوں کو ترک کرکے توبہ کرکے دیکھو عافیت ملتی ہے کہ نہیں ملتی' راحت ملتی ہے کہ نہیں ملتی' ضرور ملے گی' انشاء اللہ ضرور ملے گی۔ ایمان کے بعد سب سے بڑی قیمتی چیز جو ہے وہ عافیت ہے' اب کہاں ہے عافیت؟ قلوب بے چین ہیں' مضطرب ہیں' عورتوں کو بے غیرتی و بے حیائی کے ساتھ باہر نکال رہے ہیں' شوہر اور والدین بھی اس پر راضی ہیں۔ قرآن وحدیث میں جن لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے کہ جہنم میں ایسی عورتیں ہوں گی اور ایسے مرد ہوں گے' سود لینے والوں کو یہ عذاب ہوگا' چغلی کرنے والوں کو یہ عذاب ہوگا' زنا کرنے والوں کو یہ سزا ملے گی' وہ کہاں ہوگی؟ عذاب کا گھر تو جہنم ہی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ' اور پھر زنا کس چیز کا نام ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زنا ایک فعل فاجر ہی کا نام نہیں ہے' آنکھ کا بھی زنا ہے' اگر شہوت سے دیکھا جائے' زبان کا بھی زنا ہے اگر ناجائز شہوانی باتیں کی جائیں' کانوں کا بھی زنا ہے' پیروں کا بھی زنا ہے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس تفصیل سے اعلان فرماتے ہیں تو بتاؤ آج کتنے اس سے محفوظ ہیں؟ جب برہنہ عریاں لباس میں عورتیں باہر بازاروں میں نکلیں گی تو کون سا ایسا متقی ہے جو بچ سکے گا؟ ذرا گردن جھکا کر دیکھو' اس زنا میں کتنے مبتلا ہیں' نتیجہ یہ ہے کہ خمیازہ بھگت رہے ہیں' غیبت کرو گے' مردار بھائی کا گوشت کھاؤ گے' تو جہنم تو یہیں پیدا ہوجاتی ہے۔ مسلمان کی بداعمالی کی سزائیں اسی دنیا میں ملنے لگتی ہے' اس زمانے میں جو مختلف قسم کی بیماریاں اور پریشانیاں عام ہورہی ہیں یہ سب ہماری شامت اعمال اور ہمارے گناہوں کی صورت مثالی ہیں۔

مسلمان کی بداعمالی کی سزائیں اسی دنیا میں ملنے لگتی ہے' اس زمانے میں جو مختلف قسم کی بیماریاں اور پریشانیاں عام ہورہی ہیں یہ سب ہماری شامت اعمال اور ہمارے گناہوں کی صورت مثالی ہیں

بھائی! ایک مختصری بات کہہ رہا ہوں' خدا کے لئے رائج الوقت چیزوں سے پرہیز کرو' اپنی آنکھوں کو بچاؤ' اپنی عورتوں کو بچاؤ' اپنی حیا کو قائم کرو' اپنی شرم و غیرت کو قائم کرو' اپنا خاندانی وقار قائم کرو' بے غیرتی اور عریانی' ابلیسی وشیطانی والی بات کوئی اچھی بات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حیا اور ایمان دونوں ایک چیز ہیں' حیا ڈھلی تو ایمان گیا' وہ عورت صحیح معنی میں عورت نہیں جس کی آنکھوں میں حیا نہیں ہے'

وہ جانور ہے' انسان نہیں ہے' اس کو شرف انسانیت حاصل نہیں ہے' وہ اشرف المخلوقات میں داخل نہیں' افسوس کی بات ہے کہ ابتدا میں بچوں کو اور بچیوں کو دینی تعلیم نہیں دی جاتی' یہ بہت بڑا ظلم ہے' میں کہتا ہوں کہ ابتدا میں اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو کلام پاک تو پڑھواؤ' اللہ کا نور تو ان کے دل میں آ جائے گا اور یہ نور ایسا مستحکم ہوتا ہے کہ زائل نہیں ہوتا' آگے چل کر چاہے وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیں لیکن یہ نور غالب آ کر رہے گا' اپنے بچوں پر رحم کرو اور انہیں ابتدا میں قرآن شریف ضرور پڑھوایا کرو' ارے قرآن مجید کوئی معمولی چیز ہے؟ کلام اللہ تو اللہ کا نور ہے' جب لڑکے یا لڑکی نے بچپن میں قرآن مجید پڑھا تو اس کے رگ و پے میں پیوست ہو جاتا ہے' پھر یہی چیز اس کی حیا کی' غیرت کی' آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔ بھائی! خدا کے لئے اپنی اولاد پر رحم کرو' ابتدا میں قرآن شریف ضرور پڑھاؤ' پھر آگے جو چاہے پڑھاؤ۔

بس اب دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائیں' یا اللہ! اپنی توحید کے نور سے ہمارے دلوں کو منور کردے' ہمارے ایمانی تقاضوں کو بیدار فرمادے تاکہ ہمیں گناہوں سے نفرت ہو جائے' یا اللہ! ہمارے ایمان کو قوی فرمادے تاکہ بے غیرتی' بے حیائی کی باتوں سے ہمیں نفرت ہو جائے۔ یا اللہ! ہم گناہوں سے مانوس ہوتے جارہے ہیں' بس یہی سب سے بڑا وبال ہے جسے ہم دنیا میں بھی بھگت رہے ہیں اور آخرت میں بھی بھگتنا پڑے گا' یا اللہ! ہمیں اپنی ذات پاک کی طرف رجوع ہونے کی توفیق عطا فرمائیے تاکہ ہم سچی توبہ کرکے آپ کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

حساس اداروں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے

چیچہ وطنی (رپورٹ: حافظ محمد یٰسین ناظر)

قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ قادیانی' یہود و ہنود کے اثر و رسوخ کا سہارا لے کر پاکستان میں اپنے خلاف ہونے والے فیصلوں کو ختم کرانے کے لئے اندرون خانہ سرگرم عمل ہیں۔ انتظامیہ غیر مسلموں کے دباؤ میں آکر غداران ملک و ملت قادیانیوں کو نوازنے سے باز رہے۔ توہین رسالت کے قانون اور اسلامی دفعات کو چھیڑا گیا تو کارکنان ختم نبوت راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے صحافیوں اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے ووٹر لسٹوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی اور اس حوالے سے سرکاری نوٹیفکیشن کا اجراء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی جماعتوں کی بہت بڑی کامیابی ہے' اس کی وجہ سے حکومت کا نام استعمال کر کے شرانگیزی پھیلانے والے قادیانی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اہم اور حساس سول اور فوجی اداروں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ اس موقع پر مولانا غلام مرتضیٰ' محمد یار عابد' چوہدری قاری محمد طارق' عبدالشکور اور عبدالرؤف بھی موجود تھے۔

عمدہ کام
مناسب دام
فیڈرال آپٹیکل
آئی کلینک اینڈ کونٹیکٹ لینس سینٹر
879/3 حسین آباد' نزد او کھائی میمن مسجد' فیڈرل بی ایریا' کراچی
فون: 6316870

خوشخبری

حمد و ثنا اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کرسکے۔ انشاء اللہ! ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ اسی پتہ پر ملاحظہ فرماسکیں گے۔

اس کے علاوہ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں:

http:llwww.weekly khatm-e-nubuwwat.clickhere2.net
http:www.lolaak.clickhere2.net
E-mail:qasimalikhan313@hotmail.com

امام اعظم ابوحنیفہؒ

مولانا نوشاد رمضان معروفی

بغداد کا وہ غیر معمولی انسان موت کی میٹھی نیند سو رہا ہے، وہ کوفہ کا محض ایک بزاز تھا لیکن علم و عمل کی برکت سے دنیا کے کج کلاہ سلاطین فرط عقیدت و محبت سے اس کے آستانے پر سر جھکائے دیکھے گئے، وہ جب محض ایک تاجر تھا تو آس پاس کے ہی تاجروں کی آمد ہوتی تھی، لیکن جب حلقۂ علمی و عملی قائم کیا تو قرب و جوار ہی کیا، خلافت عباسیہ اور اس کی علمی سلطنت کی سرحدیں ایک ہو کر رہ گئیں، اس کے حلقۂ درس سے مکہ، مدینہ، دمشق، بصرہ، رملہ، مصر، یمن، کامہ، بحرین، بغداد، اہواز، اصفہان، استرآباد، ہمدان، نہاوند، رے، قومس، طبرستان، جرجان، نیشاپور، سرخس، بخارا، سمرقند، ہرات، ترمذ، خوارزم، مدائن، موصل اور حمص جیسے بے شمار علمی مراکز کے مقدس منتخب لوگوں نے سیرابی حاصل کی۔

وہ کتنا بڑا آدمی تھا، کیسی شان سے ابھرا تھا، وقت کے چیدہ چیدہ چہرے اس کے حلقہ درس میں زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے دیکھے گئے اور جب اس نے دارالفناء سے دارالبقاء کو کوچ کیا تو بس مت پوچھئے، انسانوں کا ایک سیل رواں تھا جو بہہ رہا تھا، ہجوم و اژدحام کی وجہ سے تل دھرنے کو جگہ نہ تھی، شانہ شانہ سے چھلا جا رہا تھا، اس عبقری شخصیت اور جلیل القدر امام کو الوداع کہنے والوں کا ایک سلسلہ تھا جو جاری تھا۔ پہلی نماز جنازہ میں تقریباً پچاس ہزار افراد شمار کیے گئے مگر ہجوم ہر لحہ بڑھ رہا تھا، لوگوں کی آمد جوق در جوق ہو رہی تھی، چھ بار نماز جنازہ پڑھی گئی، میت سپرد خاک کر دی گئی، لیکن آنے والوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا، بیس روز تک لوگ آتے رہے اور نماز جنازہ پڑھتے رہے۔

۱۵۰ھ کی ایک شام کو جب اس عظیم خوبیوں کے حامل کو جوار رحمت میں پہنچایا گیا تو نابغۂ روزگار ہستیوں نے اسے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ: ”خدا کی قسم! تم سب سے بڑے فقیہ، بڑے عابد، بڑے زاہد تھے، تم میں ساری کی ساری خوبیاں جمع تھیں، تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کر دیا کہ وہ تمہارے مرتبہ تک پہنچ سکیں۔“

ایک زمانہ گزر گیا مگر یہ نوائے شوق اب بھی تیز گام ہے، وہ سورج کب کا غروب ہو چکا لیکن اس کی روشنی اب بھی چراغاں کیے ہوئے ہے، شرق و غرب، جنوب و شمال ہر ایک خطۂ ارض اسی کا مداح ہے، آپ کی پذیرائی کی گئی تو مخالفت بھی مگر دوست، دشمن ہر ایک کو اعتراف تھا کہ آپ بڑی خوبیوں کے حامل اور علم و عمل کے پیکر تھے۔

اے امام اعظم ابوحنیفہؒ! اللہ کی رحمتیں آپ کی ابدی آرام گاہ پر ضوفگن ہوں کہ آپ نے بتایا کہ علم دین کیا ہوتا ہے؟

یہی کوفہ کے نوجوان نعمان ہی تھے جن کی پیشانی سے علم و فضل کا نور ٹپکتا دیکھ کر، ان کے چہرے کے صفحات پڑھ کر امام شعبیؒ نے پوچھا تھا کہ: ”اے نوجوان! کہاں جا رہے ہو؟“ ”فلاں سوداگر کے پاس“ نوجوان نے جواب دیا۔ ”نہیں، نہیں“ امام شعبیؒ نے کہا: ”میرے پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم پڑھتے کس سے ہو؟“ اس نوجوان نے یاس و تاسف کی ملی جلی کیفیت میں جواب دیا: ”پڑھتا تو کسی سے نہیں ہوں۔“ ”علماء کی صحبت اختیار کرو“ امام شعبیؒ نے مشورہ دیا: ”مجھے تمہارے اندر قابلیت کے جوہر نظر آتے ہیں۔“

پھر دنیا نے دیکھا کہ یہی کرن آفتاب بن کر نمودار ہوئی، یہی قطرہ بحر زخار ثابت ہوا، یہی سنگریزہ پہاڑ اور ہوا کا جھونکا طوفان ہوا، اور علم و فضل کا ایسا امام ہوا کہ ہر ایک اس کی شان عبقریت سے متاثر ہی نہیں بلکہ علانیہ معترف ہوا، خود کو اس آفاقی امام نے ہمیشہ طالب علم اور عجز و انکسار کا پتلا

ختم نبوۃ

بنائے رکھا۔ اپنے بے نظیر استاذ حماد کی زندگی بھر مسند تدریس پر بیٹھنا سوئے ادب سمجھتا رہا' اور ان کی وفات کے کچھ دنوں بعد تک بھی اپنے کو اس قید سے آزاد نہ کر سکا لیکن جب یہ امام علم و حکمت کے تخت پر جلوہ افروز ہوا تو نہ پوچھئے کیسی کیسی یکتائے زمانہ ہستیاں آئیں اور نابغۂ روزگار بن گئیں۔

اسی زمانہ میں حضرت امامؒ نے ایک خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو کھود رہے ہیں' یہ دیکھ کر ان کا احساس عجز' خوف وخشیت میں تبدیل ہو گیا' ان کے چہرے کی سلوٹیں حیرانی و پریشانی کا مرکز بن گئیں کہ یہ خواب میری علمی بے مائیگی کی طرف مشیر ہے لیکن جب ماہرین رؤیا نے تعبیر دی کہ آپ علم دین میں حیات تازہ کی روح پھونکیں گے اور آپ کی بدولت یہ علم پروان چڑھے گا تو امام نے اپنی علمی' دینی زندگی کو اس درجہ سنوارا کہ خود آپ کا عمل سب سے بڑا داعی بن گیا اور جو کل تک محض خواب تھا' آج حقیقت کی دنیا میں لوگوں پر عیاں ہے۔

آپ نے علم کے احترام میں کبھی بھی دنیا کے مال و متاع اور عزو جاہ کی جانب توجہ نہ کی' بنوامیہ کے ایک حاکم یزید نے جب سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر علماً کو دربار میں گھسیٹ لانا چاہا اور امام کو افسر خزانہ کی جگمگاتی ہوئی کرسی پیش کی تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ درباری علماً کے سمجھانے پر بھی آپ اپنے مؤقف پر جمے رہے اور علم دین کو خطرے میں ڈالنے کے بجائے خود کو عقوبت کی سنگلاخ گھاٹی میں ڈال دیا' جس کی پاداش میں آپ کی مقدس پشت پر روزانہ دس کوڑے پڑتے تھے۔

بنوامیہ کے زوال کے بعد جب خلافت عباسیہ کا دور آیا تو یہ علمی دینی آزمائش نقطۂ عروج کو چھونے لگی اور علم کے خریدار نے عہدہ قضا کی پیشکش لے کر اس امتحانی سلسلے کو اور دراز کر دیا۔

قوت و اقتدار کے نشے میں چور منصور نے کہا: ''بخدا! آپ کو یہ منصب قبول کرنا ہے۔'' یہ سن کر حاشیہ نشینوں پر خوف و ہراس کے بادل منڈلانے لگے' ہر ایک درباری لرزہ براندام ہو گیا اور اپنی ان کیفیات کو امام تک منتقل کرنے میں ہر ممکن جدوجہد میں مصروف و مشغول ہو گیا' مگر یہ بحر ناپیدا کنار اپنی اسی روانی سے رواں دواں تھا' اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پتھر پر لکیر ثابت ہوئے' امام نے ہر اس چیز سے توجہ ہی نہ پھیری بلکہ اس کو لات مار دی' جس سے ان کا مقدس دامن داغدار ہوا اور علم الٰہی کی عزت پر بٹہ لگے' آپ کو جیل کی تاریک کوٹھری میں بند کر دیا گیا اور سچ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دنیا کو مومن کے لئے قید خانہ بتایا تھا' آپ اسی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے اور بقیہ زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی عملی تشریح و توضیح کر کے اپنی لاش ہی باہر نکال سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کسی کو یہ بات افسانہ نظر آتی ہو تو آئے کیونکہ اس کی نظر آج کے ماحول پر ہوگی' مگر میں نے اس دور کا ذکر خیر چھیڑا ہے جسے زبان وحی ترجمان سے: ''ثم الذین یلونھم'' کے ذریعہ توثیق ملی ہے اور جس مال و متاع کے بارے میں ''متاع الدنیا قلیل'' فرما کر اس کے دام میں نہ پھنسنے کی تلقین ہوئی ہے' آج ہر ایک کی نظر اسی کی جانب مرکوز و مبذول ہے...... نہ پوچھ ساقی میخانہ کی حالت کس درجہ بگڑ گئی ہے' خون و پسینہ سے جس عمارت کی تعمیر ہوئی تھی' آج اس کی تخریب ہمارے عیش و عشرت کے ہاتھوں کس طرح ہو رہی ہے۔

''وائے برحال ما''

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کو نوٹسوں کا اجرأ

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے ناظم شوکت علی شاہد کی جانب سے ننکانہ صاحب کے قادیانیوں کی طرف سے انتخابی فہرستوں میں مسلمانوں کے ساتھ نام درج کرائے جانے کے خلاف ریوائزنگ اتھارٹی مسٹر جسٹس محمد اقبال سول جج ننکانہ صاحب کے پاس دائر درخواستوں پر ایکشن لیتے ہوئے ریوائزنگ اتھارٹی نے قادیانیوں کو نوٹس جاری کر کے عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ رائج الوقت انتخابی قوانین کے مطابق جن قادیانیوں کے خلاف ریوائزنگ اتھارٹی کی جانب سے نوٹس جاری ہو گا انہیں ریوائزنگ اتھارٹی کے سامنے پیش ہو کر عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کو پُر کرنا ہو گا' قادیانیوں کی جانب سے اس حلف نامے کو پُر کرنے سے انکار پر ریوائزنگ اتھارٹی ان کا نام اس حلقہ کی ایک ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے درج کر دے گی۔ قادیانی چونکہ نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اس لئے ان کی جانب سے حلف نامے میں عقیدۂ ختم نبوت کا اقرار کرنے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو فراڈ قرار دینے اور اسے نبی یا مصلح ماننے سے انکار کرنے کے بظاہر کوئی امکانات نہیں ہیں' اس لئے توقع ہے کہ جن قادیانیوں کے خلاف نوٹسوں کا اجرأ ہوا ہے' ریوائزنگ اتھارٹی ان سب کے ناموں کو ان کے حلقہ کی ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے درج کر دے گی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

اصلاح معاشرت

لباس‘ وضع ودیگر معاشرت کے متعلق ضروری گزارش

حضرت مولانا ابرار الحق

بھائی صاحب! ایک خاص بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں‘ وہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اقرار کیا ہے‘ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس سے بڑا کوئی نہیں‘ وہ ہمارا آقا ہے‘ حاکم ہے اور تمام حاکموں کا حاکم ہے بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اور مالک ہے‘ جب اللہ تعالیٰ ہمارے آقا‘ حاکم و مالک ہیں تو ہم اس کے غلام و محکوم و مملوک ہیں‘ سو جس طرح ہر محکمہ کی وردی وضع ولباس مقرر ہوتا ہے جس سے دوسروں سے نمایاں فرق ہوجاتا ہے‘ دیکھئے سپاہی اور ڈاکخانہ کے ملازم کو ہر شخص دور سے دیکھ کر پہچان لیتا ہے‘ ڈاکیہ کو آتے دیکھ کر ہر شخص اس کی طرف جلد متوجہ ہوتا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر روپیہ نہیں دے گا تو خط کے ملنے کی امید ہے‘ اور سپاہی کو دیکھ کر ہر شخص خائف ہوتا ہے کہ خدا خیر کرے اور یہ چاہتا ہے کہ میری طرف متوجہ نہ ہو‘ یہ سب وضع ولباس کا اثر ہے۔ اگر کوئی ملازم اپنے عملہ کا لباس نہ اختیار کرے اور کام انجام نہ دے تو مجرم قرار دے کر معطل کردیا جاتا ہے‘ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں یعنی مسلمانوں کے لئے ایک وضع‘ لباس مقرر کیا ہے‘ اس کے اختیار کرنے سے دوسروں پر رعب وہیبت بیٹھتی ہے‘ اس وضع‘ لباس کے خلاف کرنے سے مسلمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض و ناپسندیدہ ہوجاتا ہے‘ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا رعب و دبدبہ ختم ہوجاتا ہے اور دوسرے اس کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتے ہیں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے‘ لہٰذا شرعی وضع ولباس کی پابندی صرف ہمارے ہی ذمہ ضروری نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی اس کا پابند کرنا ضروری ہے‘ شرعی وضع ولباس کے متعلق چند ضروری باتیں اپنے گھروں کے لوگوں کو بتلادیں تاکہ وہ بچوں کو شروع ہی سے اسلامی وضع ولباس کا پابند بنادیں:

۱:......ٹخنہ ڈھانکنا مردوں کے لئے منع ہے‘ لہٰذا پاجامہ و لنگی میں اس کا خیال رکھیں۔

۲:......گھٹنے کھولنا بھی منع ہے لہٰذا اس سے اونچا کپڑا نہ استعمال کریں۔

۳:......کوئی ایسا لباس‘ وضع نہ ہو جو کفار یا فساق کے ساتھ خاص ہو‘ یعنی اس کے استعمال کرنے سے لوگ یہ سمجھیں کہ فلاں گروہ کا لباس یا وضع بنائی ہے‘ جیسے انگریزی بال رکھنا‘ ہیٹ لگانا‘ کوٹ پتلون پہننا‘ کرسی پر کھانا کھانا‘ داڑھی کترانا جبکہ ایک مشت سے کم ہو‘ یا داڑھی بالکل نہ رکھنا‘ یہ سب باتیں ایسی ہیں جس سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے‘ جس طرح ایک سپاہی کی بھلائی و ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اپنی غلطی کی معافی چاہے اور اپنی وردی کی پابندی کرے‘ اسی طرح ہر مسلمان کی فلاح اور کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ غلطی سے توبہ کرکے اپنی وضع ولباس کو درست کرے اور آئندہ کے لئے اسلامی وضع کو اختیار کرے اور یہ سوچے کہ اپنی مسلمان بہن کا دوپٹہ اوڑھنا تم کو کس قدر گراں ہوتا ہے‘ سو اپنی مسلمان بہن کی مشابہت سے اس قدر نفرت اور بددین اور باغی لوگوں کی وضع ولباس سے ذرا سی گرانی نہ ہو‘ یہ کیا بات ہے؟ اگر ہماری حالت ایسی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ دل میں صحیح حس نہیں رہی اور دل بیمار ہوگیا ہے‘ جیسے غلاظت کی بدبو محسوس نہ ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا دماغ بیمار ہے‘ اس کے لئے علاج کی ضرورت ہے‘ اور علاج یہ ہے کہ کسی دیندار اللہ والے کے پاس جاکر بیٹھیں‘ اس کی باتیں سنیں‘ باجماعت نماز پڑھیں‘ مسجد میں کتاب سنائی جاتی ہو تو اس کو سنیں‘ اس سے ہمارے دل کے اندر نورانیت پیدا ہوگی اور بری باتوں سے نفرت ہونے لگے گی۔

ختم نبوۃ

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری

اختلافات مرزا قادیانی

۱:......قول مرزا: ''اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۰۲ خزائن ص۴۲۵ ج۳)

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۷۷۲،۴۲۱ خزائن ص۵۰۳ ج۳)

تردید: ''اس تمام آیت کے اول آخری آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔'' (نصرۃ الحق ص۴۰ خزائن ص۵۱ ج۲۱)

۲:......قول مرزا: ''اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا' نہ زمانہ استقبال کا۔''

(ازالہ اوہام ص۶۰۲ خزائن ج۳ ص۴۲۵)

تردید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو پڑھی ہوگی' وہ خود جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے' بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون''

اور جیسا کہ فرمایا ہے:

''واذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم أنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ ص۹ خزائن ص۱۵۹ ج۲۱)

۳:......قول مرزا: ''دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسائیوں کے بگڑنے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں' مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔''

(نصرۃ الحق ص۴۰ خزائن ص۵۱،۵۲ ج۲۱)

تردید: ''اور میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے' حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا' جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۵۴ خزائن ص۲۵۴ ج۵)

۴:......قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔

(نزول المسیح ص۵۷ خزائن ص۴۳۵ ج۱۸)

تردید: ''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۰۹ خزائن ص۲۱۸ ج۲۳)

۵:......قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔

(ازالہ اوہام ص۳۰۷ حاشیہ خزائن ص۲۵۶ ج۳)

تردید: اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہوگئیں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۸ خزائن ص۶۸ ج۵)

ختم نبوۃ

۶:.....قول مرزا: خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لا شریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا' قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں.....اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوسکتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۱۳' ۳۱۴' حاشیہ خزائن ص ۲۵۹' ۲۶۰ ج ۳)

تردید: "انما امرک اذا اردت شیأ ان تقول لہ کن فیکون" تو (مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۵ خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲' براہین حصہ ۵ ص ۹۵' خزائن ص ۱۲۴ ج ۲۱)

"واعطیت صفۃ الافناء والاحیاء من الرب الفعال" اور مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۲۳' خزائن ص ۵۵/۵۶ ج ۱۶)

۷:.....قول مرزا: ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔

(حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۷۷' خزائن ص ۱۹۷ ج ۷)

تردید: فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرتؐ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔

۸:.....قول مرزا: یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۲۳ خزائن ص ۴۳۶ ج ۳)

تردید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا' وہ بے دار ہمت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے' کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲ خزائن ص ۳۶۴ ج ۲۱)

۹:.....قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

(ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۵۸۶ خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

تردید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱' خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

۱۰:.....قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۸' خزائن ص ۹۸ ج ۲)

اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹' خزائن ص ۱۶۳ ج ۲۱)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو' وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے' لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں ہی داخل ہیں..... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

(ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۲۵ خزائن ص ۴۳۷ ج ۳)

۱۱:.....قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں' یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے' آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو' چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یہودیوں میں سے گم تھے' کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔ (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۲۸ خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین' آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے

وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آصف ملا لیا۔

(ست بچن حاشیہ متعلقہ ص۱۹۴ خزائن ص۳۰۶ ج۱۰)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب' قاموس' تاج العروس' منتہی الارب مفردات امام راغب' مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا بلکہ اس کے معنی افسوس' اندوہ' غم وغصہ کے لکھے ہیں۔

۱۲:......قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی ٹل جائے۔

(کشتی نوح ص۵ خزائن ص۵ ج۱۹)

تردید: ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے؟''

(اعجاز احمدی ص۱۴ خزائن ص۱۲۱ ج۱۹)

۱۳:......قول مرزا: ''اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا' تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید ومولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔''

(توضیح مرام ص۹ خزائن ص۵۹ ج۳)

تردید: میں مسیح موعود ہوں' اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاءؐ نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔

(نزول المسیح ص۴۸ خزائن ص۴۲۷ ج۱۸)

۱۴:......قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم' دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

(ازالہ اوہام ص۲۲۰'۲۲۱ خزائن ص۲۰۹ ج۳)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لُد پر قتل کیا جائے گا لُد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں' یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(ازالہ اوہام ص۷۳۰ خزائن ص۴۹۲ ج۳)

۱۴:......قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔

(ازالہ اوہام ص۲۲۷ خزائن ص۲۲۰ ج۳)

تردید: دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہ وبالا کر دیا ہے۔

(ازالہ اوہام ص۷۲۶ خزائن ص۴۸۸ ج۳)

۱۵:......قول مرزا: ''له خسف القمر المنير وان لي خسف القمران المشرقان اتنكر'' اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟

(اعجاز احمدی ص۷۱ خزائن ص۱۸۳ ج۱۹)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا بلکہ سورہ قمر کی آیت ''اقتربت الساعة وانشق القمر'' اور (صحیح بخاری ج دوم ص۷۲۲'۷۲۱ صحیح مسلم' سنن ترمذی' مسند احمد کی) صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔

(چشمہ معرفت ص۳۱ خزائن ص۳۱۱ ج۲۳)

۱۶:......قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں' ان کا بیان قابل اعتبار نہیں' ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(چشمہ معرفت ص۷۵ حاشیہ' خزائن ص۸۳ ج۲۳)

تردید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں' چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے' پس جبکہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی تھی......الخ۔

(چشمہ معرفت ص۲۵۵ خزائن ص۲۶۶ ج۲۳)

۱۷:......قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو؟ حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی

امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔

(الحکم مورخہ ۳ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

تردید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے' مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا' بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں' حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ خزائن ص ۱۰۰ ج ۲۲)

۱۸:......قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے...... پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت' نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔

(الوصیت ص ۱۱ خزائن ص ۳۱۲ ج ۲۰)

تردید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا' اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خلاصہ خزائن ص ۴۰۶ ج ۲۲)

۱۹:......قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا' اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا' اور حصر کے طور پر دعویٰ کرکے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا' جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۱۸ خزائن ص ۳۷۸ ج ۳)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے' خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ''ہذا خلیفۃ اللہ المہدی'' اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے' جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادت القرآن ص ۴۰ خزائن ص ۳۳۷ ج ۶)

۲۰:......قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔

(ریویو آف ریلیجنز نمبر ۴ ج ۱ ص ۱۵۹)

۲۱:......قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

تردید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔

(ریویو ج ۱ نمبر ۶ ص ۳۴۲)

۲۲:......قول مرزا: انبیا سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کرکے دکھلا دیا' یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۳۳۳ خزائن ص ۵۱۸'۵۱۹ ج ۱)

تردید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۹۴۲ حاشیہ خزائن ص ۶۱۹'۶۲۰ ج ۳)

۲۳:......قول مرزا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا اور میرے خلق پر ہوگا' اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

ختم نبوۃ

وسلم کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہوگا۔

(الحکم ج ۵ نمبر ۲۷ ۱۹۰۱ء ص ۷ ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲)

تردید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲)

۲۴:......قول مرزا: ''اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ص ۳۰۸ ج ۳)

تردید: ''ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ص ۱۸۹ ج ۳)

۲۵:......قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا' ارادہ الٰہی ہوتا' تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ: اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں بنی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا' جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۷۸ خزائن ص ۴۶۱ ج ۳)

''وہ نبی جو ہمارے نبیؐ سے چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔''

(راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۴)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تردید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔

(کشتی نوح ص ۱۳ خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

۲۶:......قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو' اور وہ سب مرگئے' کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۲۵ خزائن ص ۲۶۵ ج ۳)

تردید: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

(نور الحق ص ۵۰ خزائن ص ۶۹ ج ۸)

۲۷:......قول مرزا: اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے' اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو' افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے' کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۶۸ خزائن ص ۷۰ ج ۱۵)

تردید: اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تریاق القلوب ص ۹۹ خزائن ص ۳۶۳ ج ۱۵) اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔

(ریویو ج اول نمبر ۳ ص ۱۲۴)

''وبودن عیسیٰ بے پدر بے فرزند
آں دلیلے بریں واقعہ بود بدلالت قطعیہ و
اشارت بود سوئے قطع ایں سلسلہ''

(مواہب الرحمٰن ص ۷۰ خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

۲۸:......قول مرزا: اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔

(الحکم مورخہ ۳۰/ جون ۱۹۰۱ء ص ۳ کالم ۳ ج ۵ نمبر ۲۳)

تردید: حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو حاصل ہے۔

(اخبار قادیان مورخہ ۱۸/ رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۹۸)

۲۹:......قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ خزائن ص ۵۰ ج ۷)

تردید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے' مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۹۴' خزائن ص ۱۰۲ ج ۲۳)

۳۰:......قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے' وہ انجیل سے ظاہر ہیں' تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی' وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا' ٹل جائے' باوجود یہ کہ اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی' کیونکہ ابتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت ج ص ۱۳۲ مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۵۷۱ حاشیہ)

تردید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی

آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرفتار کئے جانے کا الہام پا کر تمام رات جناب الٰہی میں رو رو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضرع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا قبول کی جاتی کیونکہ مقبول کا سوال جو بے قراری کے وقت کا سوال ہو ہرگز رد نہیں ہوتا...... لہٰذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی ضرور قبول ہوگئی تھی۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۲۸،۲۹ خزائن ص ۳۰ ج ۱۵)

۳۱:......قول مرزا: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں' اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔

(کتاب البریہ ص ۱۴۹ خزائن ص ۱۸۰ ج ۱۳)

تردید: سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

۳۲:......قول مرزا: کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا' اور آنحضرتؐ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں' اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ ترجمہ ص ۶۶ تا ۹۹ خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

تردید: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵ خزائن ص ۴۱۲ ج ۲۰)

۳۳:......قول مرزا: مسیح ایک بے کس کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کے لئے بہت سا غلو کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۸۷ خزائن ص ۳۰۰ ج ۳)

تردید: اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۵۳ خزائن ص ۵۵ ج ۱۵)

مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہوگا' سو ان سکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۵۱ خزائن ص ۵۴ ج ۱۵)

۳۴:......قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید مولوی محمد سعید طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب "اتمام الحجۃ" (ص ۲۰،۲۱ خزائن ص ۲۹۹ ج ۸) کے حاشیہ پر یوں ہیں: "اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے' اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔"

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے' سو وہی کشمیر ہے۔" اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

۳۵:......قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔

(نزول المسیح ص ۳۵ حاشیہ' خزائن ص ۴۱۳ ج ۱۸)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے' پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں' بہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے' کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸ خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)

☆☆......☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

جلسہ سیرت النبیؐ

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں گزشتہ دنوں سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بڑے مدلل اور مفصل انداز سے روشنی ڈالی۔ مناظر ختم نبوت مولانا خدا بخش نے بہت اچھے انداز سے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ جلسہ سے مولانا عابد حسین، مولانا محبوب الحسن اور قاری محمد افضل نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کا اہتمام مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت، مسلم کالونی، چناب نگر اور حافظ محمد یوسف (جامع مسجد محمدیہ) نے کیا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے پورے جوش و خروش کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کی۔

مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ

پسرور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے موضع دولم کاہلواں چونڈہ تحصیل پسرور، جامع مسجد عثمانیہ ایمن آباد، جامع مسجد رشیدیہ عرفات کالونی، جامع مسجد رحمانیہ محلہ اسلام پورہ، جامع مسجد صدیقیہ گل روڈ، جامع مسجد بڑے والی سید نگری بازار، گوجرانوالہ میں قادیانیت کے موضوع پر خطاب کیا اور عوام الناس کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم اور ان کی تازہ ترین سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

مرکزی مبلغین کا دورۂ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا خدا بخش، مولانا فقیر اللہ اختر اور حافظ محمد ثاقب نے گزشتہ دنوں گوجرانوالہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے ضلع کے مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں، اجتماعات اور تقریبات سے خطاب کیا۔ مرکزی جامع مسجد علی پور چٹھہ، جامع مسجد عثمانیہ کوٹ ہرا، عیدگاہ مدنی مسجد نوشہرہ ورکاں، جامع مسجد عثمانیہ عرف وارے والی، جامع مسجد عثمانیہ پونڈانوالہ، تکونڈی موسیٰ خان، المرکز فاروق اعظمؓ وڈالہ سندھواں، مسجد اقدس مسلم روڈ محلہ بخشے والا، افضل مسجد فیروز والا روڈ، جامع مسجد توحیدیہ نوشہرہ سانسی، مسجد ختم نبوت ابوبکر ٹاؤن، مرکزی جامع مسجد وزیر آباد اور مرکزی جامع مسجد کاموکی میں انہوں نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مرزائیوں کی دہشت گردانہ سرگرمیوں ان کے باطل عقائد اور امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ ان اجتماعات سے مختلف مقامات پر مولانا افضال الحق کھٹانہ، مولانا محمد اقبال نعمانی، مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا امان اللہ، علامہ احسان اللہ فاروقی، مولانا عبدالواحد رسولنگری، مولانا استاد محمد عارف، محمد نسیم اصغر قاضی، مولانا قاری عطاء الرحمن عابد، محمد ابوبکر صدیق اشرف، مولانا قاری منیر احمد قادری، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا محمد اسمٰعیل محمدی اور مولانا قاری احمد اللہ گورمانی نے بھی خطاب کیا۔

اظہار تعزیت

گوجرانوالہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ کے سینئر ٹیچر خواجہ وقار العزیز کے والد محترم اور محکمہ تعلیم کے ریٹائرڈ افسر خواجہ اختر حسین قضائے الٰہی سے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔ ان کی تدفین مقامی قبرستان میں عمل میں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنماؤں مولانا فقیر اللہ اختر، پروفیسر محمد اعظم، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، حافظ احسان الواحد، مولانا محمد الیاس قادری، محمد امان اللہ قادری، اور حافظ محمد ثاقب نے مرحوم کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا ہے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ دریں اثنا ضلعی خازن پروفیسر حافظ محمد انور کی خالہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں۔ انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا ایک تعزیتی اجلاس حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ احسان الواحد، پروفیسر محمد اعظم گوندل، محمد امان اللہ قادری، سید احمد حسین زید، حافظ محمد معاویہ اور مولانا محمد الیاس قادری نے شرکت کی اور مرحومہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

ساقی نامہ

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

بیمار ہوگئے بڑے بے تاب ہوگئے
جب تم نظر پڑے تو شفا یاب ہوگئے

ساقی! تری نظر پہ مری زندگی نثار
تیرے فیوض روکش پنجاب ہوگئے

تابِ جبیں سے بہہ گئے سیلابِ نور میں
تیری نظر سے غرقِ مئے ناب ہوگئے

صحرا جو راستے میں پڑے، گرد ہوگئے
دریا جو آئے سامنے، پایاب ہوگئے

وہ جن کے دم سے جنس وفا تھی گراں بہا
وہ لوگ بزم دہر سے نایاب ہوگئے

ضرب المثل تھیں جن کی بلا نوشیاں نفیس
ساقی کے دردِ جام سے سیراب ہوگئے

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرینؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

- خریدار بنیئے ــــ بنایئے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے